پندرہ روزہ
THE MESSENGER
پیغامبر
اسکاربرو کینیڈا
مدیر: سہیل اختر
۷ نومبر تا ۲۱ نومبر

قرآنِ حکیم کی مقدس آیات اور احادیثِ نبوی صلے اللہ علیہ وسلم آپ کی دینی معلومات میں اضافے اور تبلیغ کے لئے شائع کی جاتی ہیں اُن کا احترام آپ پر فرض ہے، الہٰذا جن صفحات پر یہ آیات درج ہوں اُن کو صحیح اسلامی طریقے کے مطابق بے حرمتی سے محفوظ رکھیں۔

کیا جماعتی بنیادوں پر انتخابات سے قومی مقاصد کا حصول ممکن ہے؟

نظریاتی اختلافات معاشرے کی ترقی اور ارتقاء کے لئے ضروری ہیں

خصوصی رپورٹ

پاکستان میں جمہوریت کی بحالی، انتخابات کے انعقاد اور پرامن انتقالِ اقتدار کے سلسلے میں گفت و شنید، مذاکرات اور افہام و تفہیم کا سلسلہ پچھلے دنوں شروع ہوا تھا اس میں اطمینان بخش حد تک پیش رفت ہوئی ہے۔ اسے کوئی کچھ نام دے مگر یہ ایک حوصلہ افزا امر ہے کہ سیاسی جماعتوں کے کالعدم ہونے کے باوجود ... مذاکرات کے بعد سیاسی جماعتوں نے اخبارات کا سہارا لیا۔ مختلف باتیں سامنے آئیں۔ کہیں اختلاف بھی نظر آئے۔ مختلف گوشوں کی طرف سے نا امیدی کا اظہار ہوا۔ جہاں کھل کر بات نہ کی جا سکی وہاں محاوروں، اشاروں، کنایوں اور رمزوں کا سہارا لیا گیا۔ یہاں تک کہ صدر پاکستان نے مجلس شوریٰ کے آٹھویں اجلاس کے افتتاحی اجلاس سے خطاب کیا جس کی تفصیلات اب تک آپ کی نظر سے گزر چکی ہوں گی۔

جن لوگوں نے پاکستان میں رہ کر مایوسی کے سوا کچھ نہیں سیکھا وہ حسب روایت اب بھی اس سارے عمل سے مایوس نظر آتے ہیں۔ کوئی کہتا ہے کہ یہ سب کچھ اپنی اپنی کھال بچانے کے لئے کیا جا رہا ہے۔ کسی طرف سے آواز آتی ہے یہ محض وقت حاصل کرنے کا ہتھکنڈہ ہے۔ کچھ یہ بھی کہتے ہیں کہ مقصد یہ ہے کہ سندھ میں جاری تحریک کا زور توڑ دیا جائے۔

ہم اس بات کا پختہ یقین رکھتے ہیں کہ پاکستان کا قیام بھرپور امیدوں، خواہشوں اور امنگوں کا نتیجہ ہے۔ پاکستان کے قیام کا مقصد ہی یہ ہے کہ یہاں اللہ کی حاکمیت اور اسلام کا بول بالا ہو۔ عام پاکستانی کو اسلام کے نظامِ عدل اور معاشی مساوات کے خوشگوار نتائج میسر ہوں ... رہنا پڑتا ہے جو نے چھوٹے اختلافات سے مایوسی کا دامن تھام لیتا زندگی گزارنے کا صحت بخش اصول ہے۔

رسول پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی حدیث ہے کہ میری امت کا اختلاف تو ایک نعمت ہے گویا فکری و علمی سطح پر اختلافِ رائے کی موجودگی علم و فضل کے ارتقا کو دعوت دیتی ہے اس طرح تعمیر و ترقی کے نئے افکار اور آرا معرضِ وجود میں آتی ہیں۔ اگر اختلافِ رائے پر پابندی عائد کر دی جاتی تو صاحب اقتدار نے ایک بار جو بات کہہ دی سب کو اسی پر آمنا و صدقنا کہنا پڑتا۔ اس طرح انسانی معاشرہ کی بھلائی اور ترقی کی راہیں مسدود ہو جاتیں۔ چنانچہ

اس پس منظر میں ہم حکومت اور سیاسی جماعتوں کے درمیان پائی جانے والی اختلافی صورتحال سے مایوس نہیں ہیں۔ ہم پورا یقین رکھتے ہیں کہ یہ اختلافات ملک و قوم کی بہتری کے مقصد کے لئے ہیں اور ان میں سے ہی کوئی بہتر حل برآمد ہو گا جو فریقین کے لئے قابلِ قبول ہو گا۔

حکومت اور مختلف سیاسی جماعتوں کے مذاکرات

(باقی صفحہ ۶ پر)

پاکستان نے ساؤتھ آسٹریلیا کو ۷ وکٹوں سے ہرا دیا

ایڈیلیڈ (آسٹریلیا) پاکستانی کرکٹ ٹیم نے ساؤتھ آسٹریلیا کے خلاف چار روزہ کرکٹ میچ ۷ وکٹوں سے جیت لیا ہے اس میچ میں لیگ سپنر عبدالقادر نے شاندار کھیل کا مظاہرہ کیا اور ۴۲ رنز دے کر سات وکٹیں حاصل کیں پاکستان اور آسٹریلیا کے درمیان پہلے ٹیسٹ میچ میں دو ہفتے باقی ہیں۔ پاکستانی ٹیم کی اس کامیابی سے کھلاڑیوں کے حوصلے بلند ہو گئے ہیں۔ سکور یہ رہا ساؤتھ آسٹریلیا پہلی اننگ ۵ وکٹوں پر ۲۷۰ رنز بنا کر اننگ ختم کرنے کا اعلان دوسری اننگ ۲۴۳ رنز۔ پاکستان پہلی اننگ ۴ / ۲۷۰ رنز سات وکٹوں پر اننگ ختم کر دینے کا اعلان۔ دوسری اننگ، وکٹیں باقی تھیں کہ میچ جیت لیا۔

پاکستان نے بھارت کو دو گول سے ہرا دیا

کراچی۔ پاکستان پی آئی اے چیمپئنز ٹرافی ہاکی ٹورنامنٹ میں پاکستان نے اپنے دوسرے میچ میں اپنے سب سے بڑے روایتی حریف بھارت کو دو گول سے شکست دے دی۔ پاکستانی ٹیم نے پہلا گول پہلے ہاف میں اور دوسرا گول کھیل ختم ہونے سے چند منٹ پہلے رائٹ ونگر کلیم اللہ نے پنلٹی سٹروک سے کیا۔ یہ میچ ۲۵ ہزار سے زائد افراد نے دیکھا۔ پاکستانی گول کیپر شاہد نے انتہائی شاندار کھیل کا مظاہرہ کرتے ہوئے بھارت کے یقینی گول ناکام بنا دیئے۔

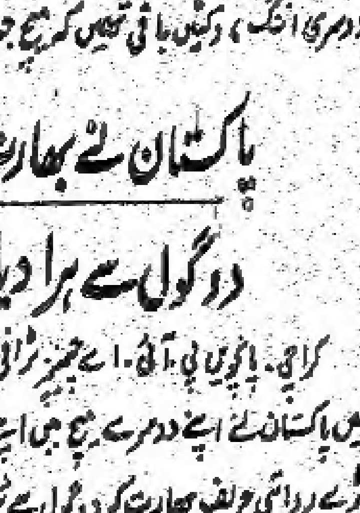

سنیل گواسکر

سنیل گواسکر نے بریڈمین کا ریکارڈ برابر کر دیا

نئی دہلی۔ بھارتی کرکٹ کے کھلاڑی سنیل گواسکر نے نئی دہلی میں ویسٹ انڈیز کے خلاف دوسرے ٹیسٹ میچ میں ۲۹ ویں ٹیسٹ سنچری بنا کر آسٹریلیا کے عظیم بیٹسمین سر ڈان بریڈمین کا ریکارڈ برابر کر دیا۔ بریڈمین نے ۲۹ سنچریاں ۵۲ ٹیسٹ میچوں میں بنائی تھیں جبکہ سنیل گواسکر نے ۲۹ سنچریاں ۹۵ میچوں میں مکمل کی ہیں۔ سنیل گواسکر نے کہا ہے کہ انہوں نے ۲۹ سنچریاں بنا کر کوئی بڑا کارنامہ سرانجام نہیں دیا۔ بریڈمین بہت عظیم ہیں مگر چند کھلاڑی ہی ان کی ہمسری کا دعویٰ کر سکتے ہیں۔ سنیل گواسکر نے ۱۰۳ رنز ۱۸۰ منٹوں میں مکمل کئے۔

صدر ضیاء الحق کے اقتدار کو فوری طور پر کوئی خطرہ نہیں

حکومت نے بیشتر سیاستدانوں کو گرفتار کر کے معاملہ اپنے ہاتھ سے نکلنے کا موقع دیا ہے

نیوز ویک کا تبصرہ : ترجمہ عبدالجبار بھٹی

لگ بھگ اس وقت سے جب ۱۹۷۷ء میں انہوں نے سیاسی جماعتوں پر پابندی لگائی تھی، صدر پاکستان جنرل محمد ضیاء الحق نے کہا کہ وہ سویلین رہنماؤں سے مذاکرات کریں گے تاکہ ملک کو بتدریج جمہوریت کی راہ پر گامزن کیا جائے۔ آخر کار پچھلے دنوں انہوں نے دھوم دھڑکے سے اپنے وعدے کی پابندی کرنے کا اعلان کیا لیکن صرف شکوک و شبہات میں ہی اضافہ کرنے میں کامیاب ہوئے کہ وہ اقتدار کسی بھی وقت منتقل کرنے کو تیار ہیں۔ صدر ضیاء سے ساڑھے تین گھنٹے ملاقات کے بعد اعتدال پسند مخالف جماعت جے یو پی کے رہنما مولانا شاہ احمد نورانی ایوانِ صدر سے باہر آئے تو رپورٹروں کو بتایا کہ "انہیں فوجی حکومت کے خاتمے کی تھوڑی بہت امید ہے۔ البتہ وہ کہیں قائل نہیں کر سکے" نورانی نے کہا "وہ وقت چاہتے ہیں مگر عوام انہیں مہلت نہیں دیں گے۔"

صدر ضیاء نے یہ سلسلہ جنبانی اس وقت کی جب ان کی چھ سالہ حکومت کو اپنے دور کے سب سے شدید حالات کا سامنا ہے۔ پچھلے دو سال سے نو جماعتی اتحاد نے جو تحریک بحالی جمہوریت (MRD) کہلاتا ہے احتجاجی ہڑتالوں اور تشدد کی کارروائیاں شروع کر رکھی ہیں۔ اب تک ان ہنگاموں میں سو سے زیادہ انسانی جانیں ضائع ہو چکی ہیں اور حکومت کو کافی شرمندگی کا سامنا ہے۔ ان احتجاجوں سے صدر ضیاء کی اس "خوفناک گرفت" کو کوئی فوری خطرہ درپیش نہیں ہے۔ لیکن نورانی گروپ (جو ایم آر ڈی کا حصہ نہیں ہے مگر مارشل لاء کے خاتمے کی تائید کرتا ہے) کو مذاکرات کے ناکام ہونے پر صدر ضیاء کھلبلی مچانے پر آمادہ نظر آتے ہیں۔ گر انہوں نے آئندہ ہفتوں میں ...

(باقی صفحہ ۷ پر)

زرعی اراضی کے بارے میں بدعنوانیوں کی تحقیقات مکمل ہو گئی

سندھی وڈیروں نے اراضی کو زرعی اصلاحات سے بچانے کی کوشش کی تھی

کراچی: وفاقی تحقیقاتی ادارے ایف آئی اے نے سندھ کے ایسے بڑے زمینداروں کے خلاف تحقیقات مکمل کر لی ہے جنہوں نے مبینہ بدعنوانی کے ذریعے اپنی اراضی پر زرعی اصلاحات کا اطلاق نہ ہونے دیا۔ باخبر ذرائع کے مطابق حال ہی میں کراچی میں ایف آئی اے کے اعلیٰ حکام کے ایک اجلاس میں اس رپورٹ پر غور کیا گیا جس میں ایف آئی اے اسلام آباد کے ایک اعلیٰ افسر نے بھی شرکت کی۔ اجلاس کے دوران ان زمینداروں اور وڈیروں کی فہرست اس اعلیٰ افسر کے حوالے کر دی گئی جنہوں نے مبینہ طور پر بدعنوانیوں کا ارتکاب کرتے ہوئے اپنی اراضی کو زرعی اصلاحات کے نفاذ سے بچائے رکھا۔ اجلاس کے دوران خصوصی ٹیم کو ایسے سرکاری افسروں کے خلاف بھی تحقیقات کرنے کا حکم دیا گیا جنہوں نے جاگیرداروں کی اراضی کو زرعی اصلاحات سے بچانے کے لئے سرکاری ریکارڈ میں مبینہ طور پر گڑبڑ کی۔ ان میں کالعدم پاکستان پیپلز پارٹی کے بڑے لیڈروں سمیت بھٹو خاندان اور مسٹر جام صادق بھی شامل ہیں۔

عوام کو دھماکوں کے ذریعے خوفزدہ نہیں کیا جا سکتا

تشدد کی کارروائیاں سوچے سمجھے منصوبے کے تحت کرائی جا رہی ہیں

لاہور: کالعدم تحریک استقلال پنجاب کے قائم مقام صدر شیخ محمد شریف نے لاہور کے دورے میں رہنماؤں سے ملاقات کی ایک بیان میں انہوں نے بھاٹی چوک لاہور میں ہونے والے دھماکہ پر تشویش کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ یہ سب کچھ ایک سوچے سمجھے منصوبے کے تحت کیا جا رہا ہے تاکہ ایم آر ڈی کی پُرامن تحریک کو تشدد کے راستے پر ڈالا جائے۔ اس منصوبے کے تحت سول کپڑوں میں ملبوس اہلکار کبھی ایم آر ڈی کے خلاف نعرے لگاتے ہیں۔ کبھی ضیاء حمایت تحریک کے روپ میں نعرے لگا کر ایم آر ڈی کو گالیاں نکالتے ہیں اور کبھی عوام کو خوفزدہ کرنے کے لئے دھماکہ کراتے ہیں اور اسی سلسلہ میں بھاٹی چوک میں نعرے لگانے کے الزام میں پولیس نے ضیاء حمایت تحریک کے کارکن عزیز احمد شاہ کو گرفتار بھی کیا تھا مگر عدالت نے اسے چھوڑ دیا گیا۔ شیخ محمد شریف نے کہا کہ دھماکوں اور تشدد کی کارروائیوں کا ایم آر ڈی سے کوئی تعلق نہیں ہے۔ انہوں نے کالعدم تحریک استقلال پنجاب کی طرف سے دھماکے میں جاں بحق ہونے والوں کے لواحقین اور زخمی ہونے والوں سے گہری ہمدردی کا اظہار کیا ہے۔ دریں اثناء کالعدم تحریک استقلال پنجاب کے اعلان کے مطابق کالعدم تحریک استقلال ضلع گجرات اپنے پروگرام کے مطابق ۲۸ اکتوبر بروز جمعہ ڈھائی بجے دن چوک پاکستان میں گرفتاری پیش کرے گی دریں اثناء مرزا بشیر محمد کو کالعدم تحریک استقلال گجرات شہر کا قائم مقام چیئرمین مقرر کیا گیا ہے۔ آج کالعدم تحریک استقلال ضلع گجرات کے صدر چوہدری محمد طفیل اپنا لاہور کا ایک روزہ دورہ مکمل کر کے گجرات روانہ ہو گئے ہیں۔

امریکی بحریہ کا طیارہ ... تباہ

ٹوکیو — امریکی بحریہ کا ایک جیٹ طیارہ بحیرۂ جاپان کے شمالی سمندر میں سوویت جہاز کی تلاش کرتے ہوئے تباہ ہو گیا یہ بات جاپان میں امریکی بحریہ کے ایک ترجمان نے بتائی طیارے کے ملبے کو تلاش کیا گیا ہے انہوں نے کہا کہ دو افراد ... جہاز کی تلاش کی جا رہی ہے۔

ترکی میں زلزلے سے ہلاک شدگان کی تعداد ۱۳۰۰ سے تجاوز کر گئی

زلزلے کے وقت آبادی کا بیشتر حصہ محوِ خواب تھا

انقرہ — ترکی کے شمال مشرقی شہر ارض روم میں ہولناک زلزلے سے پھیلنے والی تباہی سے سینکڑوں افراد کی جانیں ملبے تلے تباہ ہونے والی عمارات کے ملبے سے نکلنے والی لاشوں کے ساتھ ساتھ مرنے والوں کی تعداد میں اضافہ ہو رہا ہے ایک موقع پر مرنے والوں کی تعداد ۱۳۰۰ سے زائد ریکارڈ کی گئی تاہم اندیشہ ہے کہ امدادی کارروائیوں کی تکمیل تک زلزلے کا شکار بننے والوں کی تعداد بہت بڑھ چکی ہو گی۔ استنبول میں ایک رصد گاہ نے زلزلے کی شدت ریکٹر سکیل پر ۷ درجے سے زائد ریکارڈ کی ہے جو کہ یہاں گزشتہ کئی سالوں کے دوران آنے والے زلزلوں کی شدت سے کہیں زیادہ ہے۔ زلزلہ صبح ساڑھے سات بجے کے قریب آیا جب علاقائی آبادی کا بیشتر حصہ محوِ خواب تھا۔ ارض روم کے فوجی کمانڈر نے ایک بیان میں بتایا کہ متاثرہ علاقے کے چار اضلاع سے ۳۰۰ لاشیں برآمد کی جا چکی ہیں۔ زخمیوں کی تعداد کے بارے میں حتمی اعداد و شمار جاری نہیں کئے گئے۔ قبل ازیں ارض روم سے ایک نیم سرکاری خبر رساں ایجنسی نے مرنے والوں کی تعداد ۷۰۰ بتائی تھی زلزلے کی وجہ سے حرکت کرنے والی مٹی کے تودوں نے بعض علاقوں میں امدادی کاموں کو دشوار بنا دیا ہے سرکاری ریڈیو کی ایک رپورٹ میں بتایا گیا ہے کہ زلزلے کے جھٹکے ساڑھے تین سو کلومیٹر دور تک محسوس کئے گئے۔ زلزلے سے پھیلنے والی تباہی کا موسم سرما نے مزید سنگین بنا دیا ہے اور رات کے وقت ہزاروں افراد کو بیس گھنٹوں کے دوران متاثرہ علاقوں میں سخت سردی برداشت کرنا پڑی۔ محکمہ موسمیات نقطۂ انجماد کے قریب درجہ حرارت کی پیشگوئی کی گئی ہے خصوصی سرکاری ڈپوؤں سے متاثرہ افراد کی امداد کے لئے کھانے پینے کی اشیاء، کمبل اور خیمے بھجوائے جا رہے ہیں۔ انقرہ سے خصوصی ٹیمیں بھی روانہ کر دی گئی ہیں ریڈیو پر عوام سے زخمیوں کے لئے خون کے عطیات دینے کی اپیلیں بھی کی جا رہی ہیں زلزلے نے بہت سے دیہات کو صفحۂ ہستی سے مٹا دیا اور ہزاروں کی تعداد میں عمارات نیست و نابود ہو گئیں۔ وزیراعظم ذاتی طور پر امدادی کارروائیوں کی نگرانی کے لئے ارض روم پہنچ گئے ہیں۔ ... نے پوری قوم کی طرف سے متاثرہ افراد کے خاندانوں اور لواحقین سے ہمدردی کا اظہار کرتے ہوئے انہیں ہر ممکن امداد پہنچانے کا وعدہ کیا۔ بتایا جاتا ہے کہ ترکی میں ۱۹۳۹ء کے بعد یہ بدترین زلزلہ تھا اس زلزلے میں ۳۲ ہزار افراد ہلاک ہو گئے تھے۔ ۱۹۷۶ء میں ایک زلزلے سے ۳۸۰۰ افراد ترک باشندوں کی جانیں ضائع ہوئی تھیں۔

فیصل آباد میں وکلاء کی بھوک ہڑتال جاری ہے

فیصل آباد: وکلاء کی ہڑتال کے سلسلے میں مقامی وکلاء شجاع اللہ خان ایڈووکیٹ اور خاور سعید ایڈووکیٹ نے ۴۸ گھنٹے کی علامتی بھوک ہڑتال شروع کی اس سے قبل علامتی بھوک ہڑتال کرنے والے ۲ وکلاء نے اپنی ہڑتال کے ۴۸ گھنٹے مکمل کر لئے۔ تیسری بار علامتی بھوک ہڑتال شروع کرنے والوں کے ہمراہ ہڑتالی کیمپ تک گئے۔ راستے میں ان پر پھولوں کی پتیاں نچھاور کی گئیں۔

ڈاکٹر حمید کھوڑو کی طرف سے تردید

کراچی (اے پی پی) ممتاز سکالر ڈاکٹر حمید کھوڑو نے ان اطلاعات کی تردید کی ہے۔ جن میں کہا گیا تھا کہ انہوں نے دہلی میں حال ہی میں منعقدہ سندھی کانفرنس میں شرکت کی ہے۔ انہوں نے کہا کہ جس وقت میرے بارے میں دہلی میں موجودگی کا ذکر کیا گیا ہے۔ اس وقت تو میں اپنے گھر لاڑکانہ میں تھا۔

سندھ میں گرفتار کئے گئے ۹۶۱ افراد کی رہائی

کراچی — سندھ کے ہوم ڈیپارٹمنٹ کے ایک اعلان کے مطابق حالیہ ہنگاموں کے دوران صوبہ میں گرفتار ہونے والے ۹۶۱ افراد کو حکام نے رہا کر دیا ہے۔

LARGE RETAIL STORES

آپ کی بچت ———— ہماری تجارت ہے
آپ کا اطمینان ———— ہماری کامیابی ہے

INDIAN GROCERIES AND SPICES

1875 LAWRENCE AVE. EAST
SCARBOROUGH, ONTARIO, CANADA.
(416) 752-7157

724 WILSON AVENUE
DOWNSVIEW, ONTARIO, CANADA
(416) 630-4335

HEAD OFFICE
4807 WAST NORTH AVENUE
MILWAUKEE, WISCONSIN 53208
USA (414) 871-2070

WHOLESALE — RETAIL — MAILORDER

INDIAN GROCERIES, FRESH VEGETABLES, NUTS, SPICES ETC.

گروسری، تازہ سبزیاں اور مصالحہ جات
نہایت ہی سستے داموں پر خریدنے کیلئے
ہمارے ہاں تشریف لائیں

Pirri's Dixieland Market Limited
FRESH FRUITS — VEGETABLES — FLOWERS

RETAIL: 1106 PHARMACY AVE.
PHOE: 759-0473

WHOLESALE: 1052 BRICHMOUNT RD.
PHONE: 759-5214
SCARBOROUGH.

بائبل میں بھی سور کا گوشت حرام ہے

انجیل میں بھی کچھ اقسام کے گوشت حلال اور کچھ حرام قرار دیے گئے ہیں اور یہ ہدایت قرآن پاک کے احکام کی کلیتہً تائید کرتی ہیں۔ نہ صرف گوشت ہی کے بارے میں انجیل میں احکامات جاری کئے گئے ہیں۔ بلکہ جیسا کہ مسلمانوں کا عقیدہ ہے کہ خون کو کسی شکل میں بھی کھانا ممنوع قرار دیا گیا ہے۔

انجیل کی رو سے مندرجہ ذیل قسم کے گوشت کھانا حرام ہے۔ سور کا گوشت، پورک، ہیم خرگوش کا گوشت، سانپ، کتے اور چوہے کا گوشت۔

اور جن چیزوں کا گوشت حلال قرار دیا گیا وہ یہ ہیں بھیڑ، بکری، ہرن، اور گائے اور ایک عام اصول کی حیثیت سے جس کی رو سے آپ حلال اور حرام کا امتیاز کر سکتے ہیں، وہ انجیل میں اس طرح سے پیش کیا۔ ہر اس جانور کا گوشت حلال ہے جس کے کھر دو حصے میں بٹے ہوئے ہوں اور وہ جگالی بھی کرتا ہو۔ سور کے کھر باوجودیکہ دو حصوں میں منقسم ہیں مگر وہ جگالی نہیں کرتا۔ اس لئے اس کا گوشت حرام ہے

(ڈیوٹ۔ ۱۴ : ۳-۸)

اور گھوڑے کا گوشت اس لئے ممنوع ہے کہ صرف اس کے کھر نہیں بٹے ہوئے بلکہ وہ جگالی بھی نہیں کرتا۔

تعجب کی بات ہے کہ انجیل کی تلقین کے مطابق مندرجہ ذیل قسم کے گوشت بھی ممنوع قرار دیے گئے ہیں۔

۱۔ ایسے جانور کا گوشت کا جو خود فوت ہو چکا ہے

۲۔ ایسے جانور کا گوشت بغیر ذبح کئے ہوئے گلا گھونٹ کر مارا گیا ہو۔ اور جس کا خون کلیتہً اس کے جسم سے نہیں نکالا گیا ہو۔

(ACTS 15:20)

کمپیوٹر سے خفیہ معلومات کا حصول

امریکہ میں کمپیوٹرس کی مقبولیت کے دلچسپ نتائج ظہور میں آ رہے ہیں۔ اسکول کے بچوں کو کمپیوٹر کے استعمال پر پورا عبور حاصل ہو چکا ہے۔ حتیٰ کہ ان کی یہاں تک جرأت ہوئی کہ انہوں نے اپنے کمپیوٹر کو لوس الموس (LOS ALAMOS) کی خفیہ اٹیمی تجربہ گاہ سے ملا کر کچھ خفیہ راز حاصل کر لئے۔ دو جوں کو اب یہ خدشہ لاحق ہو گیا ہے کہ بچے اگر اتنی سخت نگرانی اور پہرے کے باوجود خفیہ رازوں کو حاصل کر سکتے ہیں تو روس کے منظم جاسوس کیا کچھ نہیں کر سکتے۔

Keep your kids in their place.

ہمیشہ سے اسے مناسب سمجھا گیا ہے۔ لیکن اب یہ قانون بن گیا ہے۔

یکم نومبر ۱۹۸۲ء سے اب نونہال بھی اس قانون کی زد میں آ گئے۔ اس قانون کے تحت ہر فرد، نوزائیدہ ہو یا ضعیف کو چاہیے کہ کار میں سفر کے دوران اپنے آپ کو حفاظتی بکل میں باندھ لے۔

بچوں کیلئے سیٹ بلٹ کا قانون کچھ اس طرح لاگو ہوتا ہے:

- نوزائیدہ، ۹ کلوگرام (۲۰ پونڈ) کیلئے ضروری ہے کہ کار سیٹ کا رخ پچھلی سیٹ کی طرف کر کے بٹھایا جائے۔
- نونہال ۹ تا ۱۸ کلوگرام (۲۰ تا ۴۰ پونڈ) کیلئے ضروری ہے کہ اپنے والدین یا وارث کی کار میں کار سیٹ کا رخ سامنے کی طرف کر کے بٹھایا جائے بصورت دیگر حفاظتی بکل کا استعمال ضروری ہے۔
- نوعمر، ۱۸ تا ۲۳ کلوگرام (۴۰ تا ۵۰ پونڈ) کیلئے ضروری ہے کہ حفاظتی بکل کا استعمال کیا جائے۔
- اس سے زیادہ عمر کے بچوں کیلئے ضروری ہے کہ کار میں لگے ہوئے حفاظتی بلٹ کے یونٹ کو مکمل طور پر استعمال کریں۔

Buckle them in.

Ministry of Transportation and Communications
Ontario
James Snow, Minister
William Davis, Premier

پیغامبر

The Messenger

FORTNIGHTLY INDO-PAK NEWSPAPER

جہاں بینی میری فطرت ہے لیکن ، کسی جمشید کا ساغر نہیں ہیں

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

جمہوری نظام اور سیاسی جماعتیں

صدر جنرل ضیاء الحق نے مجلس شوریٰ کے ارکان پر زور دیا ہے کہ وہ جماعتی بنیادوں پر انتخابات کے بارے میں اپنی اس سفارش پر نظرثانی کریں جو انہوں نے آئندہ نظام حکومت کے متعلق اپنی رپورٹ میں پیش کی تھی۔ صدر صاحب نے اس بات کا کھلے الفاظ میں اعتراف کیا ہے کہ جن کالعدم سیاسی جماعتوں کے رہنماؤں سے ان کے مذاکرات ہوئے ہیں ان سب نے جماعتی بنیادوں پر ہی انتخابات کرانے پر زور دیا ہے۔ صدر نے مزید کہا ہے کہ جماعتی بنیادوں پر انتخابات کرانے کے کچھ فوائد بھی ہیں لیکن ان کا ذاتی خیال ہے کہ آئندہ انتخابات غیر جماعتی بنیادوں پر ہی ہونے چاہئیں۔

اپنی ذاتی رائے پسند و ترجیح کے باوجود صدر ضیاء اس معاملے میں سیاسی جماعتوں کی رائے کو یکسر مسترد کر دینا مناسب نہیں سمجھتے۔ اس لئے انہوں نے دوسروں کے خیالات اور احساسات سننے اور اس کی افادیت سے مستفید ہونے کی کوشش جاری رکھنے کا فیصلہ کیا ہے۔ جماعتی بنیادوں پر انتخابات کرانے کے حامی ملک کی سیاسی روایات، عوام کے مزاج اور سرشت کو بھی پیش نظر رکھتے ہیں کیونکہ ملک کا سیاسی اور جمہوری عمل ابتداء ہی سے سیاسی جماعتوں کے مرہون منت رہا ہے۔ پاکستان میں سیاسی جماعتوں پر اعتراضات اور شکایات کے باوجود سیاسی جماعتوں کی بساط لپیٹ دینے کی آواز کبھی بلند نہیں ہوتی۔ کیونکہ جمہوری نظام اور سیاسی جماعتیں لازم و ملزوم سمجھی جاتی ہیں۔

صدر ضیاء غیر جماعتی بنیادوں پر انتخابات کے تو حامی ہیں، لیکن اس طریق انتخابات سے قوم و ملک کے حصے میں کیا ٹھوس فوائد اور برکات و فیوض آسکتے ہیں۔ خاص طور پر جس سیاسی بے حکمی کے حوالے سے سیاسی جماعتوں کو ہدف تنقید بنایا جاتا ہے اس پر قابو پانے میں کیا اور کس طرح مدد ملے گی۔ اس سلسلے میں ان کی طرف سے کوئی بات نہیں کہی جاتی۔ ان حالات میں مجلس شوریٰ سیاسی جماعتوں اور عوام کی پسند کو ترجیح دیتے ہوئے صدر صاحب کو ہی اپنی رائے پر نظرثانی کرنی چاہیئے۔

قومی سطح پر غیر جماعتی بنیادوں پر انتخابات کرانے کا تجربہ مرحوم ایوب خان نے بھی کیا تھا۔ ان کا بی ڈی نظام والا فلسفہ سیاست بھی غیر جماعتی بنیادوں پر مبنی تھا۔ لیکن ان کے اپنے ہی آئین کے نفاذ کے بعد یہ نظام غیر مفید ثابت ہوا۔ اس لئے اس کا اعادہ کرنے سے احتراز کرنا چاہیئے۔ غیر جماعتی بنیادوں پر انتخابات کرانے کی وکالت کرنے کی بجائے سیاسی جماعتوں کو تنظیمی اعتبار سے مضبوط ملک گیر اور ملک کے اساسی نظریئے کی علمبردار اور پاسبان بنانے کی فکر و تدبیر کی جائے تاکہ سیاسی جماعتیں جمہوری خطوط پر استوار اور منظم ہو کر ملک کی تعمیر و ترقی میں مثبت رول ادا کر سکیں۔ اگر ہم بحیثیت قوم آزادی کے ۳۶ سال بعد بھی کوئی مستقل سیاسی نظام وضع کرنے میں کامیاب نہیں ہوتے، تو ملک میں سیاسی اور اقتصادی استحکام کیسے پیدا ہوگا؟

سچی باتیں

(از مولانا عبدالماجد دریابادی مرحوم)

خدا کی قسم خدا آپ کو ہرگز رسوا نہ کرے گا۔ آپ قرابت والوں کے حقوق ادا کرتے ہیں، ناداروں کا بوجھ اٹھاتے ہیں، محتاجوں کے لئے کماتے ہیں، مہمانوں کی خدمت کرتے ہیں اور حادثوں میں حق کی مدد کرتے ہیں (بعض دوسری روایات کے مطابق آپ سچ بولتے ہیں اور امانتوں کو ادا کرتے ہیں)

(بخاری)

یہ الفاظ کس نے کہے ہیں، کس کے حق میں کہے ہیں، کس موقع پر کہے گئے، آپ کا ان الفاظ سے کیا تعلق ہے؟

کہنے والی ام المومنین حضرت خدیجۃ الکبریٰ ہیں، مخاطب حضور پر نور رسول اکرم صلعم تھے۔ موقع گفتگو یہ تھا کہ حضور پر وحی اول اول نازل ہوئی ہے اور جس کی بدولت اصلاح قوم و ہدایت عالم کی اہم خدمت سپرد ہوئی ہے۔ اس بار عظیم سے قدرۃً قلب مبارک کو تشویش پیدا ہوئی ہے۔ وقت گھر کی تنہائی میں جہاں ان دونوں کے سوا کوئی تیسری انسانی ہستی موجود نہیں۔ یہ الفاظ ان پاک بیوی کی زبان سے ادا ہو رہے ہیں جو پندرہ سال سے عرب کے امین کی زوجیت میں تھیں اور جن کی نظر والے اس امی کی زندگی کا کوئی راز پوشیدہ نہ تھا وہ فرما رہی ہیں اور اس یقین کامل کے ساتھ جو شک و شبہ کی آمیزش سے بالکل پاک ہو۔ اللہ کو گواہ کر کے فرما رہی ہیں کہ اللہ آپ کی ضرور ہی مدد کرے گا۔ اس لئے کہ خلق اللہ کی خدمت آپ کا نصب العین ہے۔ خاندان والوں کے ساتھ حسن سلوک آپ کرتے ہیں۔ ضعیفوں کی مدد آپ کرتے ہیں۔ مہمان نوازی آپ کی سرشت میں داخل ہے۔ حق پر قائم رہنا آپ کی زندگی کا جزو ہے۔ غرض آپ ذاتی و صفاتی اندرونی و بیرونی، انفرادی و اجتماعی ہر حیثیت اور ہر پہلو سے پاک و پاکیزہ زندگی کا ایک کامل نمونہ ہیں!

اب اپنے دل کو ٹٹولئے اور اپنی حالت کا اندازہ کیجئے، کہ آپ کے ہمسایہ اور اہل محلہ جن سے آپ کے ہر وقت سابقے رہتے ہیں، آپ کے ذکر پاک پر ہر وقت آپ کے غصہ اور بدمزاجی کے شکار رہتے ہیں۔ آپ کی بیوی جس سے آپ کی زندگی کا کوئی راز پوشیدہ نہیں۔ آپ کی اولاد جو گویا قدرت کی طرف سے آپ پر بطور جاسوس کے مقرر ہے۔ ان سب کی رائے، آپ کے اخلاق، آپ کی سیرت، آپ کی طبیعت، آپ کی سرشت سے متعلق کیا ہے؟ بیرونی دنیا کو جس کے سامنے آپ تکلف و تصنع کا لباس پہن کر تھوڑی دیر کے لئے آتے رہتے ہیں۔ دھوکا دے لینا آسان ہے لیکن اپنے رازداروں سے اپنے کو چھپائے رکھنا آسان نہیں۔ دل میں شوق اچھے کہلانے کا نہیں، اچھے بننے کا پیدا کیجئے۔ نیک نامی کا نہیں نیکی کا پیدا کیجئے۔ بدنامی سے نہیں، بدی سے ڈریئے۔ اپنے دل میں اللہ کو جگہ دیجئے، وہ خلقت کے دلوں میں آپ کی جگہ پیدا کر دے گا۔ جب تک یہ نہیں، اس وقت تک آپ کس منہ سے اپنے تئیں اس فرد کامل سے منسوب کر سکتے ہیں۔ جن کی زندگی ایثار و خدمت خلق کی عملی تفسیر تھی۔ اور جو سب سے بڑا ہو کر بھی دنیا کے سامنے اپنے کو سب سے چھوٹا بنا کر پیش کرتا رہا۔ جسم کے حسن کا اندازہ اس وقت نہیں ہو سکتا جب انسان بن ٹھن کر اور پر تکلف لباس پہن کر باہر نکلتا ہے۔ بلکہ صرف اس وقت ہو سکتا ہے، جب وہ گھر کے کسی گوشہ میں سارے کپڑے اتار کر رکھتا ہو۔ ٹھیک اسی طرح، روح و اخلاق کے حسن کا اندازہ باہر والوں کے حسن ظن سے نہیں، بلکہ راز داروں کے دلوں کی گہرائیوں سے کیجئے!

کرنیں

کیسے عجیب ہوتے ہیں یہ چھوٹے چھوٹے غیر محسوس دکھ جو خاروں کی طرح ہم سے لپٹ جاتے ہیں۔ ان نوکیلے خاروں کا زہر جب دل کی نازک رگوں سے ہوتا ہوا ہماری نس نس میں دوڑتا ہے تو زندگی بہت بے سکون ہو کر رہ جاتی ہے۔ یہ بے سکونی ہمیں تاحیات بے چین رکھتی ہے اور ہم بے چین پھرا کرتے ہیں۔ زندگی کی راہوں پر کاش یہ دل جیسی چیز ہمارے وجود کا حصہ نہ ہوتی تو شاید ہم ان دکھوں کو اس قدر شدت سے محسوس نہ کرتے۔

افشاں بھٹی

زندگی جو ایک ایسا سایہ دار شجر ہے جو تھکے ماندے جسموں کو ٹھنڈک دیتا ہے۔ یہ شجر اپنی آن بان سے سفید دھرتی پر کھڑا رہتا ہے۔ اس شجر پر دکھ سکھ کے پھول لگتے ہیں۔ پتے سر ابھارتے ہیں۔ ننھی نازک کونپلیں سر ابھارتی ہیں، نئے پتے نکلتے ہیں۔ کچھ پھول پھل زمین کی طرف لپکتے ہیں تو کسی لمحے کسی پھل، کسی پھول کو کوئی ستمگر کوئی منچلا توڑ لیتا ہے۔ تیز آندھیاں چلیں، بہاریں اپنا رنگ دکھائیں، خزاں اس شجر کے پتے دور بھگائے جائے لیکن یہ شجر چپ سادھے لوگوں کو اس دنیا کے رنگ دیکھتا رہتا ہے۔ بالآخر یہ شجر ڈھے جاتا ہے، سایہ لینے والے اسکو اسکی آخری آرامگاہ میں پہنچا دیتے ہیں۔ اسی شجر کو جس سے ایک زمانے نے فائدہ اٹھایا اور دھوپ سے تپتے جسموں نے ٹھنڈک پائی یہی تو زندگانی ہے

محمد نذر

- وعدے کم کیا کرو تاکہ ایفا ہو سکیں۔
- اگر مانگنا چاہتے ہو تو اللہ تعالیٰ سے مانگو۔
- بولنا چاہتے ہو تو اچھے کلمات بولو لینا چاہتے ہو تو والدین اور بزرگوں کی دعائیں لو۔
- اگر دینا چاہتے ہو تو خدا کے راستے میں دو اور بیٹھنا چاہتے ہو تو نیکوں کی صحبت میں بیٹھو۔
- وہ شخص خدا اور رسول ﷺ کا دوست ہے جو دوسروں کے راز کو چھپائے۔

مشتاق احمد

- عدل جو بھی کرے بہتر ہے۔ لیکن امیر کریں تو زیادہ بہتر ہے۔
- جوان کا گناہ برا ہے لیکن بڑھے کا گناہ سخت ترین برا ہے۔
- حکمران دنیا اور آخرت میں سب سے زیادہ بدبخت ہوتے ہیں۔
- مرد شرم کریں تو بہتر ہے عورت شرم کرے تو سب سے زیادہ افضل ہے۔
- شکر گزار مومن عافیت سے زیادہ قریب ہے۔
- زبان کو شکایت سے بند کرو خوشی کی زندگی عطا ہوگی۔
- اپنی حفاظت اللہ کے نام سے کرو وہ تمہیں شکست اور بلا سے محفوظ رکھے گا۔

سہاگ کا خون

سلیم اور ثمینہ شادی کے موقع پر

کیا دلہن کے ہاتھ دولہا کے خون سے رنگے ہوئے ہیں؟

سورج طلوع ہوتے ہی ماں نے چادر اوڑھی، نا خستہ دان ہاتھ میں لیا اور ننگے پاؤں دروازے کی طرف جانے لگی۔ بیٹی نے ماں کو باہر کی طرف جاتے دیکھ کر گھبراہٹ کے عالم میں پوچھا "امی اتنی صبح ننگے پاؤں کہاں جا رہی ہو؟" ماں نے گردن گھما کر بیٹی پر درد بھری نظریں ڈالیں اور اجڑے ہوئے لہجے میں بولی "میں اپنے بیٹے سے ملنے جا رہی ہوں" میرا بچہ سوچتا ہوگا کہ دو روز ہو گئے ماں پلٹ کر نہیں آئی۔ اتنا کہتے ہوئے تھکی ہاری اور ٹوٹی بکھری ماں کو چکر آیا اور وہ تیورا کر فرش پر گر گئی۔ بے ہوشی میں بھی اس کی آنکھوں سے آنسو بہہ رہے تھے۔

اور یہ دکھیاری ماں اس چھیلے دولہا کی تھی جو شادی کے دوسرے روز اپنے سسرال میں مبینہ طور پر بے دردی سے قتل کر دیا گیا تھا۔ اور جس کی جوان لاش کو میں نے اپنی آنکھوں سے گھر کی بالائی منزل کے ایک اجاڑ کمرے کے ننگے فرش پر کسمپرسی کی حالت میں پڑے دیکھا تھا۔ اس کی شہ رگ گردن تک کٹی ہوئی تھی۔ دیوار پر خون کے چھینٹے پڑے تھے۔ کھڑکی میں ایک جگ کے اندر خون گھلا ہوا تھا۔ اور قریب ہی ایک کند چھری رکھی تھی۔ کاٹھ کباڑ سے اٹے ہوئے اس گرد آلود کمرے پر عجیب قسم کا حزن، خوف اور مظلومیت سی چھائی ہوئی تھی۔

سیڑھیوں کے نیچے ایک معمر مرد غم کا مجسمہ بنا کھڑا تھا اس کے رخساروں پر آنسو بہہ رہے تھے اس کے چہرے پر سفیدی چھائی ہوئی تھی۔ اس کے جسم پر کپکپی طاری تھی اور اس کی آنکھوں میں

کر ہیں کرتے محسوس کیا تھا۔

یہ کہانی کچھ اس طرح ہے۔

ستار جبیر مارٹ گنپت روڈ لاہور نے ایک خدا ترس اور درویش منش تاجر عبدالغنی کے شریف بلند کردار اور طلسار بیٹے محمد سلیم کی شادی باداہی باغ کے ایک دکاندار علی الدین کی بیٹی ثمینہ سے ہوئی۔ والدین نے اپنے لاڈلے بیٹے کی شادی بہت دھوم دھام اور شان و شوکت سے کی۔ ماں کو یہ بچہ بہت پیارا تھا اور جب سلیم کے چہرے پر سہرا سجا تو چاہنے والی ماں کے قدم زمین پر نہیں ٹکتے تھے۔ وہ مہمان عورتوں کے درمیان اٹھلاتی پھرتی تھی، بہنوں نے ڈھولک بجائی کر تھاپ دیتے ہوئے ان کی انگلیاں زخمی ہو گئیں۔ ان کا بس نہیں چلتا تھا کہ "ویر" کے چہرے کا روپ دیکھ کر اس پر قربان ہو جائیں دوست اپنے امنگ ارمان نکال رہے تھے اور خوشی کے اظہار کے طور پر جینڈ باجوں کا سیلہ بجاتے پھرتے تھے خالائیں "واری تمہاری ہو رہی تھیں" بھابیاں صدقے اتار رہی تھیں بڑے ماموں نے بھانجے کو کھارے اتارا" چچاؤں اور تایاؤں نے نوٹ نچھاور کئے۔ بہنوئی اینگ اترتے پھرتے تھے اور بھائی ایک طرف خوشبوئیں بکھیر رہا تھا۔

اور جب "ویر" مچلتی ارمانوں اور ترستی روز رونہ ہوگی؟

سلیم بہت چاؤ سے دلہن کو بیاہ کر گھر لایا اس کا گھر روشنیوں سے بقعہ نور بنا ہوا تھا۔ اور پھولوں کی مہک سے پوری فضا معطر ہو رہی تھی اور مہمانوں کی بھیڑ سے الگ ایک سجے سجائے خوبصورت کمرے میں دولہا اپنی دلہن کا گھونگھٹ اٹھاتے ہوئے کہہ رہا تھا ثمینہ! میری آنکھیں جل جائیں اگر میں تمہارے سوا کسی اور لڑکی کی صورت دیکھوں۔ میں تمہیں تین سال سے دل ہی دل میں چاہ رہا تھا۔ میں نے سب سے پوشیدہ اور سب سے الگ تصور ہی تصور میں تمہیں بہت پیار کیا ہے اور آج میری برسوں کی تمنا بر آئی ہے دولہا کا دل دھڑک رہا تھا مگر دلہن بت بنی اس کے سامنے بیٹھی تھی۔ اس کا چہرہ سپاٹ تھا اس کا دل محبت کی گواہی نہیں دے رہا تھا اور سہاگ رات حیران تھی کہ کیسی عجیب دلہن ہے کہ دولہا کی آنکھوں کی تپش سے بھی نہیں پگھلی بہرحال یہ رات عرض نیاز مگر بظاہر ناز و نیاز میں گزر گئی۔

دوسرے روز ولیمہ کی دعوت پر دلہن والے آئے اور رسم کے مطابق اپنی بیٹی اور داماد کو ساتھ لے کر چلے گئے۔ اس رسم کے مطابق دولہا کو ایک یا دو دن کے لئے سسرال میں رہنا ہوتا ہے اور پھر لڑکے کے گھر والے آتے ہیں اور دلہا اور بچے کو واپس لے جاتے ہیں۔ سلیم ایک دن اور ایک رات سسرال میں رہا اور اس دوران اپنی نئی نویلی دلہن کو سکوٹر پر بٹھا کر شہر کی سیر کراتا رہا۔ اور اس کے گھر والوں کے بقول سلیم جیسا شریف اور مخلص بچہ گویا دو دن میں ہی اپنی دلہن کا دیوانہ ہو گیا تھا۔ مکلاوہ کے دوران وہ چند گھنٹوں کے لئے اپنی دلہن کو ساتھ لے کر گھر والوں سے ملنے کے لئے آیا تو ماں نے کہا۔ بیٹا کھانا کھاتے جاؤ۔ بیٹے نے جواب دیا "نہیں ماں! میں سسرال جا کر امی کے ساتھ کھاؤں گا۔ ماں بیٹے کی اس چاہت پر ہنس دی اور مذاق سے بولی "ہاں اب تو ساس ہی تمہاری امی ہے ہم تو تمہارے کچھ نہیں لگتے" سلیم پیار سے ماں کی گود میں بیٹھ گیا اور کہنے لگا "ماں! تم تو میری سب کچھ ہو" ماں نے بیٹے کی پیشانی چومی سر پر تھپکی دی اور کہا "ساس کو ہمیشہ ماں سمجھنا بیٹے یہی تمہاری سعادت مندی ہے"

سلیم اپنی دلہن کو ساتھ لے کر سسرال پہنچ گیا اور اپنی نئی دنیا کے رنگوں میں کھو گیا۔ رات آٹھ بجے کے قریب ماں نے اپنے سمدھیانے فون کیا اور سلیم سے پوچھا "بیٹے اداس تو نہیں ہو گئے!" سلیم نے ہنستے ہوئے جواب دیا "ماں میں بچہ تو نہیں رہا اور پھر تم نے میری اداسی کا علاج تو کر دیا ہے۔ ماں کو وہ دن یاد آ گئے جب اس کا بیٹا

بے گناہ کا خون قاتلوں کو ضرور پکارے گا

چھوٹا سا تھا اور اپنے گھر واقع تلو کچن سنگھ سے دوستوں کے ہمراہ کھیلنے کے لئے اقبال پارک جایا کرتا تھا۔ اسے دیر ہو جاتی تو ماں اس کے پیچھے پیچھے گراؤنڈ میں پہنچ جاتی سلیم کے ساتھی اس کی ماں کو دیکھتے اور اسے چھیڑتے ہوئے کہتے "لو! وہ آ گئیں تمہاری ماں" سلیم کے چھوٹے بھائی کو والدین سے ہمیشہ گلہ رہتا تھا کہ امی ابو سلیم کو زیادہ چاہتے ہیں۔ ماں یہ سنتی تو ہنس کر کہتی "دونوں آنکھیں ایک سی ہوتی ہیں بیٹے مگر جانے کیوں سلیم نظروں سے اوجھل ہو جائے تو دل ڈوبنے لگتا ہے۔"

ٹیلیفون پر بیٹے سے باپ نے بھی بات کی تھی۔ عبدالغنی نے اسے بتایا کہ وہ اگلے روز شام چھ بجے "مکلاوہ" واپس لینے آئیں گے۔ رشتے داروں سے کہہ دیا گیا ہے اور دیکھنا تم گھر میں ہی رہنا اور اپنی دلہن کو سیر کرانے کے لئے نہ لے جانا۔ باپ کی گفتگو سن کر سلیم شرما گیا۔ اور اپنی دلہن کی طرف چور نظروں سے دیکھتا ہوا بولا۔ "آپ شام چھ بجے ضرور آ جائیے ہم تیار ہوں گے۔" اس نے ٹیلیفون بند کر کے ساس کو گھر والوں کے پروگرام سے آگاہ کیا اور سب لوگ کھانے کی میز پر جا بیٹھے۔

سلیم نے سسرال میں پہلی رات نچلی منزل میں اٹیچڈ ائیرکنڈیشنڈ کمرے میں گزاری تھی مگر قتل کی رات ثمینہ نے بالائی منزل پر واقع ایک کمرے میں سونے کے لئے اصرار کیا اور میاں بیوی دونوں اوپر چلے گئے۔ یہ کمرہ عام طور پر فالتو سامان رکھنے کے لئے استعمال ہوتا تھا۔ گھر والوں نے کمرے کو صاف کئے بغیر بیٹی داماد کے لئے دو چارپائیاں بچھا دی تھیں اور دودھ کا جگ بھی رکھوا دیا تھا۔ اور پھر خونیں رات کا وہ لمحہ آن پہنچا جب سہاگ کے خون سے کمرے کی دیوار لالہ زار ہو گئی۔ دودھ کے جگ میں دولہا کا جوان خون بھر گیا اور دو دن کا بیاہا دولہا پھولوں کی سیج پر زندگی کی سانسیں پینے کی بجائے سنگلاخ فرش پر تڑپ تڑپ کر مر گیا

ہنستے دولہا کی دردناک موت کیسے واقع ہوئی؟

تازہ پھولوں کے سہرے والے کڑیل جوان کی شہ رگ کیسے کٹی؟

سوتی جاگتی دلہن کی موجودگی میں اجل دبے پاؤں کہاں سے وارد ہوئی؟

دو راتوں کی دلہن ثمینہ اور اس کے گھر والوں کا اصرار ہے کہ سلیم نے کسی جذباتی حادثے سے دل برداشتہ ہو کر خودکشی کر لی ہے۔ اس بارے میں دلہن کا بیان ہے کہ وہ کروٹ سے سو رہی تھی کہ اچانک اس کی آنکھ کھل گئی وہ کیا دیکھتی ہے کہ سلیم کھڑکی کے پاس کھڑا پھل کاٹنے والی چھری اپنی شہ رگ پر پھیر رہا ہے وہ یہ خوفناک منظر دیکھ کر ڈر گئی اور چیختی ہوئی نیچے کی طرف بھاگی۔ اس کے باہر نکلتے ہی سلیم فرش پر گر کر تڑپنے لگا تھا۔ اس نے نیچے جا کر اپنی ماں کو جگایا اور کہا اوپر جا کر دیکھو سلیم نے کیا کر لیا ہے "وہ صدمے سے نڈھال تھی اور گھر والوں کے ہمراہ اوپر جانے کی ہمت نہ رکھتی تھی۔ چنانچہ اس نے خود کو ایک کمرے میں بند کر لیا۔

مقتول کے خسر علی الدین کے ابتدائی بیانات کے مطابق ثمینہ چیختی چلاتی نیچے آئی اور اس نے بتایا کہ سلیم نے چھری سے اپنی شہ رگ کاٹ لی ہے۔ وہ اپنی بیوی کے ہمراہ جلدی سے اوپر پہنچا تو دیکھا کہ سلیم فرش پر اوندھے منہ گرا پڑا ہے اور قریب ہی ایک چھری رکھی ہے۔ اور جگ میں دودھ کی جگہ خون بھرا ہوا ہے۔ وہ مر چکا تھا چنانچہ اس نے لاش کو سیدھا کیا اور مقتول کی کٹی ہوئی شہ رگ پر چادر ڈال دی وہ حیران تھا کہ اچانک کیا سے کیا ہو گیا۔

علی الدین کی بیوی کے الفاظ میں ثمینہ اور سلیم ہنسی خوشی اوپر گئے تھے اور بظاہر ان کے درمیان کسی قسم کی ناراضگی ظاہر نہیں ہوتی تھی سلیم اپنے ساتھ ایک پلیٹ میں چند سیب اور چھری لے گیا تھا۔ اور ثمینہ نے اوپر جاتے ہوئے بتایا تھا کہ اس کا شوہر پیٹ میں درد محسوس کر رہا ہے۔ وہ اپنے ساتھ آئیوڈیکس کی شیشی لے گئی تھی اور جب وہ آدھی رات کو چیختے ہوئے نیچے آئی اور سلیم کی خودکشی کا آنکھوں دیکھا واقعہ بیان کیا تو ماں کے استفسار پر بیٹی نے بتایا تھا کہ لیٹنے سے پہلے سینے میں درد

مقتول کے ورثا نے بیٹے کی المناک موت کو سوچا سمجھا قتل قرار دیا ہے

اپنوں سے، غیروں سے، دنیا سے اور دنیا بنانے والے کے لئے ایک ایسا شکوہ تھا کہ کوئی درد مند انسان اس روتے بلکتے باپ کی نظروں کی شکایت سننے کی تاب نہیں رکھتا تھا۔ میں نے سنا مقتول بیٹے کا بدنصیب باپ کہہ رہا تھا۔ میرے بچے کو گھر لے چلو، دیکھو! وہ ننگے اور سخت فرش پر بستر کے بغیر لیٹا ہے اسے تو نرم بستر پر سونے کی عادت ہے اور وہ تو صاف ستھرے ماحول میں رہنے کا عادی ہے۔ لوگو! دیر کیوں کر رہے ہو۔ میرے جگر کا ٹکڑا گرمی میں پڑا ہے جس سے اس کا دم گھٹ رہا ہوگا۔ اس مقتل میں کھڑے لوگ اس کی باتیں سنتے تھے مگر زبان سے کچھ نہیں کہتے تھے اور جب کوئی شخص اس پر توجہ نہیں دیتا تھا تو وہ پکارنے لگتا تھا "ظالموں نے میرے بیٹے کو گھیر کر مارا ہے۔ اچھا! خدا ان کا بھلا کرے"

سہاگ کے اس لہو کی کہانی نے اگرچہ نہایت ڈرامائی اور پُراسرار طور پر جنم لیا ہے۔ اور ایک ہی رات کے فریب نے نغموں اور گیتوں کو نالہ و شیون میں تبدیل کر دیا ہے۔ مگر یہ سانحہ اتنا دلخراش ہے کہ متاثرین کے اس دیس میں کوئی ماں ایسی نہیں تھی۔ جو دولہا کی جواں مرگی پر روئی نہ ہو۔ اور شفقتوں کی سرزمین پر کوئی باپ ایسا نہیں تھا جس نے دل پر ہاتھ نہ رکھا ہو۔ بات احساس کی ہے اور میں نے اس رات کے پچھلے پہر مقتل کے در و دیوار کو روتے اور گلے کی گلیوں

اشکوں کے جلوس میں پھولوں سے لدی ہوئی کار میں سوار ہونے لگا تو بہنوں اس کا راستہ روک کر کھڑی ہو گئیں وہ "واگ پھڑائی" رسم کی صورت میں اپنا حق مانگ رہی تھیں۔ بھائی ہنس رہا تھا مسکرا رہا تھا۔ بہنوں کو تنگ کر رہا تھا اور جب بارات کی روانگی میں دیر ہونے لگی تو ایک بزرگ نے ڈانٹتے ہوئے کہا۔ اے لڑکیو! راستہ چھوڑ دو" اس پر سلیم کے والد نے کہا "بھائیا! بہنوں کو اپنے ارمان نکال لینے دو" کیا میرے سلیم کی شادی

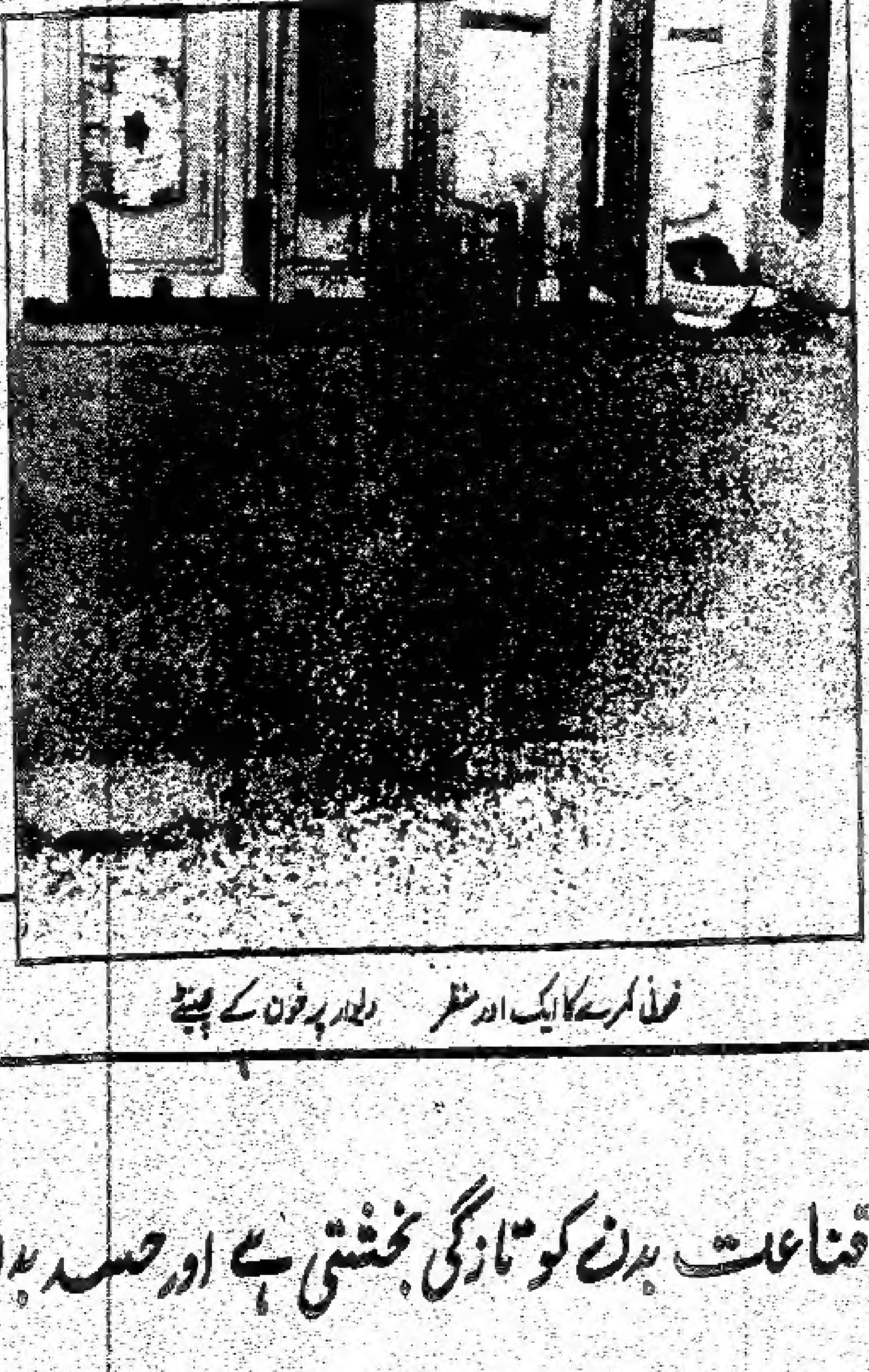

قتل کمرے کا ایک اور منظر — دیوار پر خون کے چھینٹے

ایک دن کا دولہا فرش پر تڑپ تڑپ کر مر گیا

قناعت بدن کو تازگی بخشتی ہے اور حسد بدن کو گلا دیتا ہے

دلہن کے والد نے کہا:
"چیخ و پکار نہ کرو مجھے اپنی دوسری بیٹیاں بھی بیاہنی ہیں"

محسوس کیا تھا اور چند کیپسول اور گولیاں بھی کھائی تھیں۔

دلہن اور دلہن کے والدین اور دوسرے عزیز و اقارب کے بیانات کے برعکس مقتول کے ورثا نے اپنے بیٹے کی المناک موت کو سوچا سمجھا قتل قرار دیا ہے اور کہا ہے کہ اس بھیانک جرم میں دلہن اور اس کے چند ساتھی شامل ہیں اس بارے میں ان کا مؤقف یہ ہے کہ جب سلیم کے والدین کو علی الدین کی زبانی بیٹے کی ناسازی طبع کی اطلاع ملی تو وہ ننگے پاؤں سمدھیانے کی طرف چل پڑے سلیم کا چھوٹا بھائی دروازہ کھول کر گھر کے اندر داخل ہوا تو اسے افراد خانہ میں سے کوئی نظر نہ آیا وہ کمرے میں پہنچا تو کیا دیکھتا ہے کہ تمام گھر والے ایک جگہ بیٹھے ہیں۔ گھبرائے ہوئے نوجوان نے ان سے بھائی کے بارے میں استفسار کیا تو پہلے سب لوگ خاموش رہے اور پھر ثمینہ کی والدہ نے اسے بتایا کہ "اوپر ہے" وہ اپنی ماں کو لے کر بالائی منزل پر پہنچا تو کیا دیکھتا ہے کہ خون میں نہایا ہوا سلیم فرش پر مردہ پڑا ہے اور اس کی لاش کے پاس کوئی نہیں ہے۔ بھائی کی یہ تنہائی اور بیچارگی دیکھ کر اس کے منہ سے چیخ نکل گئی اور ماں تو جیسے پاگل ہو گئی تھی۔ وہ لاش پر جھکی بار بار کہہ رہی تھی بیٹا! میں نے تمہیں یہاں اس طرح سونے کے لئے بھیجا تھا۔ بہنوں نے لاش سے لپٹ کر بین کئے۔ تو ثمینہ کا والد ناراض ہو کر بولا۔ چیخ و پکار نہ کرو۔ مجھے اپنی دوسری بیٹیاں بھی بیاہنی ہیں۔

سلیم کی ماں روتی پیٹتی اس کمرے میں بھی گئی تھی۔ جہاں اس کی بہو سرخ دوپٹہ اوڑھے لیٹی ہوئی تھی۔ اس نے ثمینہ سے کہا کہ "سہاگ اجڑتے وقت تم کہاں تھیں۔" وہ بولی میں پھل لینے کے لئے نیچے آئی ہوئی تھی کہ میری غیر حاضری میں سلیم نے چھری اپنی شہ رگ پر پھیر لی۔ مگر چند منٹ بعد جب مقتول کی خالہ نے اس سے یہی سوال کیا تو وہ بولی میں تو کروٹ بدل کر سو رہی تھی کہ اچانک آنکھ کھلی تو سلیم کو بستر سے غائب پایا۔۔۔ جھانک کر دیکھا تو وہ فرش پر گرا تڑپ رہا تھا۔

مقتول کے والدین نے دلہن کے گھر والوں کے رویہ کی بنیاد پر بیٹے کی موت کو یقینی قتل قرار دیتے ہوئے کہا ہے کہ رونا تو چڑیا کے بچے کی موت پر بھی آجاتا ہے۔ مگر ثمینہ اور اس کے والدین کی آنکھوں سے سلیم کی موت پر ایک بھی آنسو نہیں گرا تھا۔ انہیں ایک ماں کی اجڑی ہوئی موت پر نہ سہی اپنی بیٹی کے سہاگ پر تو رونا چاہیے تھا ایک تاثر یہ بھی ملتا ہے کہ دلہن کے لباس پر خون کے دھبے تھے اور جب اس کے دولہا کی لاش فرش پر پڑی تھی وہ ملحقہ کمرے میں گہری نیند سو رہی تھی۔

سلیم کی لاش گھر پہنچی تو پورے محلے میں کہرام مچ گیا۔ مائیں، بہنیں، باپ، عزیز و اقارب اور دوست یار توہین کر رہے تھے۔ پڑوس والے بھی ایک دولہا کی خوفناک موت پر بہت روئے۔ ایک پڑوسی آیا اور میت پر کھڑے ہو کر بہت دکھ سے بولا "اس علاقے کا سب سے اچھا شریف اور نیک اطوار نوجوان مارا گیا ہے" گنپت روڈ کے دکانداروں نے کہا "مرنے والے کے ہاتھوں تو آج تک کسی کو دکھ نہیں پہنچا تھا۔ اس مظلوم کو کس نے دکھ پہنچایا ہے؟" بہنیں مہندی رنگے ہاتھ کاٹتی تھیں اور کہتی تھیں بھیا! کیا بھائی اپنی دلہنوں کے ملاوے اسی طرح لایا کرتے ہیں؟ سلیم کی ہر دلعزیزی، ملنساری، وجاہت اور شرافت کا نتیجہ تھا کہ اس کا جنازہ ہزاروں سوگواروں پر مشتمل تھا اور جب اسے قبر میں اتارا گیا تو بڑی رقت تھی جب اسے سسرال سے دلہن سمیت ماں کے گھر واپس آنا تھا۔ مگر ظالموں نے اسے تنہا بھیجا تھا اور دلہن کے بغیر رخصت کیا تھا۔

سلیم کی موت!

اگر قتل نہیں تو خودکشی کیوں ہے؟

ثمینہ کے والدین اپنی بریت کے ثبوت میں یہ دلیل دیتے ہیں کہ اگر انہوں نے بیٹی کو بیاہ کر بھی خونیں ناٹک کھیلنا تھا تو اسکی شادی پر لاکھوں روپے خرچ کرنے کا کیا جواز تھا؟ اور بیٹیاں اس لئے تو نہیں بیاہی جاتیں کہ ان کی مانگ

جگ میں دودھ کی جگہ خون بھرا ہوا تھا

میں اپنے ہاتھوں سے خون بھر دیا جائے۔ وہ کہتے ہیں کہ ان کے داماد نے کسی شرمندگی، خجالت اور ناکامی کے نتیجہ میں یہ اقدام کیا ہے؟ اور اس کا یہ فعل کسی جذباتی عارضے یا صدمے کا نتیجہ ہے وہ بار بار اس بات پر زور دیتے ہیں کہ ان کی بیٹی سیدھی، پاک دامن اور نیک اطوار ہے اور اپنی شادی پر خوش تھی۔ اپنے بچاؤ کے لئے وہ یہ بھی کہتے ہیں کہ سلیم کے بارے میں ایسی باتیں سننے میں آئی ہیں کہ وہ ذہنی طور پر متوازن نہیں تھا۔

سلیم کی موت!

اگر خودکشی نہیں تو قتل کیوں ہے؟

مقتول کے والدین شادی کے ابتدائی دنوں کا تجزیہ کرتے ہوئے یہ شبہ ظاہر کرتے ہیں کہ ثمینہ سلیم کی زوجیت میں جانے کے لئے تیار نہیں تھی اور اس نے والدین کے دباؤ میں آ کر دلہن بننا منظور کر لیا تھا۔ اس بارے میں ان کا مؤقف یہ ہے کہ ایک روز پہلے جب نکاح ہوا تو ثمینہ نکاح کے کاغذات پر دستخط نہیں کر رہی تھی۔ چنانچہ ماں بیٹی کے درمیان تقریباً آدھ گھنٹے بحث ہوتی رہی اور جب اس نے مجبور ہو کر نکاح نامہ پر دستخط کئے تو یہ بھی سننے میں آیا ہے کہ بیٹی نے ماں کو دھمکی دیتے ہوئے کہا تھا کہ اب نتیجہ بھگتنے کے لئے تیار ہو جاؤ۔

بیان کیا جاتا ہے کہ ثمینہ کسی دوسرے نوجوان کو پسند کرتی تھی اور یہ نوجوان اس کا قریبی رشتہ دار ہے دونوں نے ساتھ جینے اور ساتھ مرنے کے عہد و پیمان کر رکھے تھے اور وہ جیتے جی کسی دوسرے کی بیوی نہیں بننا چاہتی تھی۔ اسی لئے وہ بیماری کا بہانہ بنا کر سہاگ کی پہلی رات اپنے شوہر سے دور رہی۔ وہ رخصت ہو کر سسرال آئی تو بہت اداس غمگین اور ناراض تھی۔ لیکن جب سلیم نے اس کی منشا کا احترام کیا تو وہ خوش تھا کہ اپنے محبوب سے کیا ہوا وعدہ نبھانے میں کامیاب ہو گئی ہے۔ کہتے ہیں کہ ولیمے کے روز اپنی ماں کو دیکھ کر اس کے ماتھے پر بل پڑ گئے۔ مگر ایک نوجوان سے ہاتھ ملاتے ہوئے اس کی خوشی کا کوئی ٹھکانہ نہیں تھا۔ انہوں نے خودکشی کے امکان کو رد کرنے کے لئے یہ بھی بتایا ہے کہ لڑکے کی خجالت اور شرمندگی کا اس لئے سوال پیدا نہیں ہوتا کہ میاں بیوی خوشی خوشی گھومتے رہے تھے جبکہ ثمینہ کے بقول اس کا مقتول شوہر صحت مند مرد تھا۔

مقتول کے عزیز و اقارب کی زبانی پتہ چلا ہے کہ سلیم کے مبینہ قتل کے الزام میں ملوث افراد کے ہاتھوں اس نوعیت کا پہلا جرم نہیں ہوا۔ چند سال قبل ایک ملزم کے رشتے داروں نے اپنی کسی عزیزہ کے گلے میں پھندا ڈال کر اسے ہلاک کر دیا تھا اور قانون نافذ کرنے والے اداروں پر دباؤ ڈال کر مقدمہ درج نہیں ہونے دیا تھا۔ ایک اطلاع کے مطابق انہوں نے مقتولہ کے باپ کو دھمکی دی تھی کہ اگر تھانے کا رخ کیا تو پورے خاندان کو آگ میں جلا دیا جائے گا۔ اس سانحہ کا گواہ ایک پولیس افسر بھی ہے۔

سلیم کی لاش کا پوسٹ مارٹم ہو چکا ہے جبکہ بعض جسمانی اجزاء کو تجزیے کے لئے کیمیکل ایگزامنر کے پاس بھجوا دیا گیا ہے۔ پولیس نے سلیم کی پراسرار موت کی تفتیش اس مفروضے پر شروع کر رکھی ہے کہ مرنے والے نے خودکشی نہیں کی بلکہ اسے قتل کیا گیا ہے۔ تفتیش کے دوران پولیس کو اب تک جو شواہد ملے ہیں ان میں ثمینہ کے متضاد بیانات بابر نامی ایک ملزم کی مشکوک نقل و حرکت اور دلہن کے والدین کا رویہ ہے۔ جبکہ دلہن کے طبی معائنے سے یہ بات بھی ظاہر ہوتی ہے کہ وہ اپنی خود ساختہ بیماری کے بارے میں دروغ بیانی سے کام لیتی رہی ہے۔ اور اس کی جسمانی حالت بھی مشکوک ہے اور کنواری نہیں ہے۔ پوسٹ مارٹم کی سرسری رپورٹ میں اگرچہ یہی کہا گیا ہے کہ مقتول کی موت شہ رگ کٹنے سے واقع ہوئی ہے مگر اس کے جسم کی کراہٹ ٹانگوں پر دباؤ کے نشانات مرنے کے بعد ہاتھوں کی ساخت اور پیٹ کے بعض نشوز اس امر کی غمازی کرتے ہیں کہ اسے تین چار افراد نے پکڑ کر بکرے کی طرح ذبح کیا ہے۔ بہرحال معدے کے تجزیے سے مزید ثبوت فراہم ہوتے ہیں۔

میں نے وہ کند چھری دیکھی ہے، ثمینہ کے بقول جس سے سلیم نے اپنی شہ رگ کاٹی ہے۔ وہ چھری نہ تو اتنی تیز ہے کہ انسانی شہ رگ کاٹنے کے بعد پانچ انچ تک گلے میں اترتی چلی جائے اور نہ ہی اس کا پھل اتنا بڑا ہے کہ وہ شہ رگ کو گردن تک کاٹ کے رکھ دے۔ لاشوں کی چیر پھاڑ کرنے

ثمینہ نکاح کے وقت کاغذات پر دستخط نہیں کر رہی تھی؟

ثمینہ کو دلہن بنایا جا رہا ہے

سلیم کی موت قتل ہے یا خودکشی؟

حالیہ سرجنوں کا کہنا ہے کہ ایک انسان کا اپنی شہ رگ پر چھری پھیرتے چلے جانا بظاہر ممکن نظر نہیں آتا یہ خودکشی کا سب سے کٹھن تکلیف دہ اور کربناک طریقہ ہونا چاہیے۔ اور پھر شہ رگ کی نسیں کٹتے ہی انسان کے ہاتھ پاؤں جواب دے جاتے ہیں۔ اور وہ اپنے گلے پر چھری پھیرنے کے قابل نہیں رہتا۔ تفتیش کے ماہر ایک پولیس افسر کے بقول ثمینہ کے بیانات میں تضاد ہی نہیں بلکہ اس کے الفاظ انسانی فطرت کی نفی کرتے ہیں۔ وہ کہتے ہیں کہ یہ کتنی عجیب بات ہے کہ نئی نویلی دلہن اپنے شوہر کو گلے پر چھری پھیرتے ہوئے دیکھتی ہے اور اسے ایسی حرکت سے روکنے یا بچانے کی بجائے کمرے سے باہر بھاگ جاتی ہے۔ جب اسے پتہ چلتا ہے کہ اس کا سہاگ خون خون ہو گیا ہے تو وہ آرام سے سو جاتی ہے۔

اگر یہ قتل ہے تو اس بہیمیت کے اسباب کیا ہیں اور اس واردات کے پس منظر میں وہ کون سے جذباتی اور خاندانی عوامل کارفرما ہیں کہ عورت اپنے سہاگ کی بربادی کا سامان خود کرتی ہے۔ اور اگر یہ قتل نہیں خودکشی ہے تو یہ جاننا بہت ضروری ہے کہ ایک مطمئن خوش باعتماد اور ہر قسم کے سکینڈل سے مبرا بہت بڑا دل رکھنے والا نوجوان شادی کے دو روز بعد خودکشی کیوں کر لیتا ہے اور بظاہر لڑکے کی طرف سے خوشیوں کے اظہار کی شہادتوں سے اس امکان کی نفی ہو جاتی ہے۔

بہرحال حقیقت معلوم کر کے گناہ گاروں کو سزا دلوانا پولیس کا کام ہے۔ مگر اس دردناک سانحہ اور دلگداز المیے کے نتیجے میں صاحب اولاد لوگوں کے دلوں پر خوف کی جو تلچھٹ جما دی ہے اسے کھرچنا کس کا کام ہے اس کا جواب ایسے لوگوں کے پاس بھی نہیں ہے جو خاندان کی خود ساختہ شرم و حیا زعم عزت اور جھوٹے وقار کی خاطر اس قسم کے سنگین حالات پیدا کر دیتے ہیں۔ بہرحال سلیم کی جوانمرگی اور اس کے سہرے کے پھولوں کا ہو جانا معاشرے کا ایک ایسا المناک دینے والا فعل ہے کہ جس کا سوگ مہینوں تک دلوں پر چھایا رہے گا۔ وہ دن کے دولہا کی ماں تو عمر زندگی بھر روتی رہے گی اور سہرے

ایک ھی رات کے فریب نے خوشی کے گیتوں کو نالہ و شیون میں تبدیل کر دیا

والے ویر کی بہنیں ہر آن آنسو بہایا کریں گی۔ اس سانحہ پر اور بھی بہت سی مائیں اور بھی بہت سی بہنیں دل تھامے بغیر نہ رہ سکیں گی۔ اگر یہ سانحہ اتنا شدید اور اتنا عجیب نہ ہوتا تو سلیم کا بوڑھا والد یہ کیوں کہتا کہ وہ اپنے شہر کے ہر گھر کے دروازے پر جائے گا اور اس کے مکینوں سے سوال کرے گا کہ کیا تم نے ایسا ظلم پہلے بھی کہیں دیکھا ہے؟ کیا تم نے ایسی "ہونی" پہلے بھی کہیں سنی ہے؟

سلیم کی پیشانی کا سہرا اب اس کی قبر پر سجا ہے اس کے دل میں جلتی ہوئی چاہتوں اور محبتوں کی موم بتیاں اب اس کی قبر کے تعویذ کو روشن کئے ہوئے ہیں اور گھر سے دو دن کی [illegible] کے ڈھیر کی صورت [illegible] اس کی قبر اب ماں باپ، بھائی بہنوں اور رشتے داروں کے دلوں میں منتقل ہو گئی ہے۔ اب اس کا [illegible] کبھی [illegible] گا۔ اب اس کے کمروں میں [illegible] اس بے گناہ کا خون اپنے قاتلوں کو ہر روز پکارے گا۔ اور اس کی بھٹکتی ہوئی روح ان ہاتھوں کو ہر روز شناخت کرے گی۔ جو مہندی کے لئے پھیلے تھے مگر خون میں ڈوب کر سرخ ہوئے ہیں۔

"خدایا! قانون کی مدد کر اور بتا کہ وہ ہاتھ کس ظالم کے ہیں؟"

وہ منحوس چارپائی جس پر سلیم نے قتل کی رات کے آخری لمحات بسر کئے۔

ضرورت میں انسان جو وعدہ کرتا ہے وہ بہت کم پورا کرتا ہے

حلقۂ ادب ہملٹن اور رائٹرز فورم آف پاکستانی کینیڈینز

کے زیر اہتمام

مُشاعرہ

۱۲ نومبر بروز ہفتہ
۸ بجے شام

زیر صدارت
★
عبدالقوی ضیاء

داخلہ مفت ہے

تفصیلات کیلئے ہملٹن کے
صولت قریشی فون نمبر 560-1676
محمود علی فون نمبر 664-2247
احمد بیگ فون نمبر 389-9312
سے رابطہ قائم کیجیے

ڈینفورتھ ایونیو کے علاقہ میں کڑاکے دار

دھماکہ

چیلنج کرنے والوں کی خدمت میں گذارش
میں نے کہا تھا کہ مجھے
جگا نا مت!

ڈینفورتھ ایونیو پر
حلال گوشت کی سب سے پرانی دکان

LOOK WHAT

LAMB
OR
GOAT

1.39 /lb

you buy
whole

WILL BUY

ھاؤس آف حلال میٹ

HOUSE OF HALAL MEAT

803 Danforth Avenue

Please Call ISMAIL At **461 2839**

بقیہ: انتخابات

اور صدر پاکستان کے مجلس شوریٰ میں خطاب کے بعد جو فیصلہ طلب امور سامنے آئے ہیں، وہ بنیادی طور پر دو ہیں۔

و عام انتخابات کی تاریخ اور

و انتخابات جماعتی بنیادوں پر ہوں یا غیر جماعتی طور پر۔

جہاں تک صدر کے ۱۲ اگست کے اعلان کا تعلق ہے، تمام انتخابات مارچ ۸۵ء تک مکمل ہوں گے تاہم صدر کئی بار کہہ چکے ہیں کہ یہ اعلان حرف آخر نہیں گویا اس میں رد و بدل کی گنجائش موجود ہے۔ اب مجلس شوریٰ کے اجلاس میں بھی صدر نے فرمایا ہے کہ ہمارے ملک میں مارچ اپریل اور یا اکتوبر نومبر کے مہینے اس مقصد کے لئے موزوں ہوتے ہیں۔ جہاں تک سیاسی جماعتوں کا تعلق ہے وہ کم و بیش مارچ ۸۵ء تک تمام انتخابی عمل کی تکمیل چاہتی ہیں۔ ایک آدھ گزشتہ تو ۸۳ء میں بھی یہ خواب پورا ہوتا دیکھا جا رہا ہے بلکہ ایک محترم سیاسی رہنما نے تو یہ بھی کہا ہے کہ انتخابات اگلے دن ہی ہو سکتے ہیں، حالانکہ ہمارے یہ کرم فرما سیاستدان بھول جاتے ہیں کہ اگر انتخابات اگلے ہی دن کرا دیئے جائیں یا ایک مہینے بعد ایسا ہو جائے تو پھر "عوامی رابطے" کی ضرورت کب پوری ہوگی۔ ہم جانتے ہیں ایسی عجلت میں کرائے گئے انتخابات میں شکست کھانے کے بعد ان کرم فرماؤں کا سب سے بڑا اعتراض ہی یہ ہوگا کہ انتخابات سے پہلے انہیں رائے دہندگان سے رابطے کے لئے مناسب وقت نہیں دیا گیا۔ دراصل ہمارے ہاں ایک عمومی طرز عمل ہے کہ ہم اچھائی اور برائی کے کاموں میں منصوبہ بندی کی بجائے بھیڑ چال پر عمل کرتے ہیں۔ تحمل اور برداشت منصوبہ بندی کی اول شرائط ہیں جنہیں ہمارے ہاں کوئی اہمیت نہیں دی جاتی۔ کیا الیکشن سے پہلے الیکشن کمیشن کے مسائل کا جائزہ لینے کی ضرورت نہیں ہوتی۔ انتخابی حلقہ بندیاں، انہیں ٹینٹ لٹریچر، پرچیاں، بیلٹ بکس ہزاروں کی تعداد میں عملہ، اس سے رابطہ، امن و عامہ کا مسئلہ اس سے عہدہ برآ ہونے کے انتظامات، ملک گیر سطح پر ان سب امور کی انجام دہی کے لئے کم از کم کتنا وقت درکار ہو سکتا ہے، یہ سوچنا کسی بھی پاکستانی کے لئے مشکل نہیں، پھر سب سے بڑھ کر سیاسی جماعتوں کی ضرورت کہ انہیں اپنی تنظیم، رکنیت سازی، منشور سازی اور عوامی رابطے کے لئے وقت درکار ہوگا؟

جہاں تک انتخابات کے جماعتی یا غیر جماعتی ہونے کا تعلق ہے اس پر بہت کچھ کہا سنا جا چکا ہے۔ صدر مملکت نے جن مختلف اداروں کو اس ضمن میں سفارشات مرتب کرنے کا کہا گیا تھا، ان کی سفارشات بھی سامنے آ چکی ہیں۔ سب سے زیادہ اہمیت مجلس شوریٰ کی سفارشات کو دی جا رہی تھی۔ مجلس شوریٰ نے جماعتی بنیادوں پر انتخابات کی سفارش کی ہے مگر ...

[illegible]

... کو بھی چاہیئے کہ وہ صدر کے ارشادات کو خالص سیاسی مفادات کی عینک لگا کر دیکھنے کی بجائے علمی سطح پر ان کا تجزیہ کریں، دلائل دے کر انہیں سے ثابت کریں۔ ملک میں بے شمار جید علماء ہیں، وہ اسلام کے حوالے سے بتائیں کہ اسلامی تعلیمات کی بنیادی روح کیا ہے؟ جب بحث فکری اور علمی سطح پر ہوگی تو بہت سی باتیں بہت سی حقیقتیں منظر عام پر آئیں گی۔ مثلاً یہ کہ جزیرہ نمائے عرب کی تمدن اور رہن سہن ہی اسلام نہیں ہے۔ حقیقی اسلام قرآن اور اس کی روشنی میں سنت میں محفوظ ہے اور یہ اسلام عمومی طور پر انسانی زندگی (ذہنی اور اجتماعی) کے لئے بنیادی اصول وضع کرتا ہے۔ جن کی روشنی میں ہر عہد، ہر زمانے اور ہر علاقے کا انسان اپنے موسمی، جغرافیائی، سیاسی، معاشی اور معاشرتی تقاضوں کے مطابق قوانین بنا کر زندگی بسر کر سکتا ہے۔ یہ بات بھی ذہن نشین رہے کہ رسالت مآبؐ کے عہد کی سماجی، صنعتی اور تجارتی شکل و صورت کو بھی

ہمیشہ نظر رکھنا چاہیئے۔ انسانیت کے اس ارتقائی دور میں پارلیمنٹ، سینٹ یا میز بانوں اور کمپیوٹر کا نظام موجود نہ تھا۔ مگر بات یہ ہے کہ ہم اسلام کی اصلیت لحاظ تعلیمات اور بنیادی اصولوں کی روشنی میں ان جدید اداروں اور ایجادات سے کما حقہ استفادہ کر سکتے ہیں یہی طریقہ سیاسی جماعتوں یا جماعتی انتخابات سے منسوب کیا جا سکتا ہے۔ رسالت مآبؐ کے عہد میں پارلیمنٹ کا سراغ لگانا یا جماعتی و غیر جماعتی انتخابات کی تلاش تو ممکن نہیں البتہ یہ ممکن ہے کہ ہم ان اعلیٰ ذرائع مقاصد جن کی اسلام نے تبلیغ کی کے حصول کے لئے جماعتی یا غیر جماعتی طریقہ انتخابات کا تعین کر لیں۔ اگر جماعتی بنیادوں پر انتخابات کے ذریعے پاکستان کو حصول ممکن ہو سکتا ہے یا اس طرح ملک میں قومی یکجہتی کے جذبات کو استحکام مل سکتا ہے اور ملک میں جمہوری اقدار مضبوط ہو سکتی ہیں اور قوم کو امن اور خوشحالی کا ماحول میسر آ سکتا ہے تو پھر اسی طریق انتخاب کو اپنانے میں پس و پیش نہیں ہونی چاہیئے، اور اگر قوم یہ سمجھتی ہے کہ یہی مقاصد زیادہ بہتر طریق سے غیر جماعتی طریق انتخاب اپنانے سے حاصل ہو سکتے ہیں تو یہ راستہ اختیار کیا جا سکتا ہے۔ اصل ضرورت یہ ہے کہ ہم لوگ صورتحال کا صحیح پس منظر میں جائزہ لیں۔ اور اسلامی تعلیمات کی بنیادی روح کو سامنے رکھتے ہوئے، استحکام پاکستان کے مقاصد کے حصول کے لئے لائحہ عمل تیار کریں، اور یہ سوچیں کہ پاکستان اور اس کے غریب عوام کا بھلا کس بات میں ہے؟

بقیہ: تبصرہ

میں شامل مزید اعتدال پسند جماعتوں سے مذاکرات کی جانب اشارہ کیا ہے۔ اتحاد میں معقول حد تک قیاس کیا جاتا ہے کہ حکومت مخلص نہیں ہے۔ "ہم ضیاء پر مزید اعتماد نہیں کر سکتے۔ وہ پہلے بھی وعدے توڑ چکے ہیں" ایم آر ڈی میں شامل ایک جماعت کے سیکرٹری جنرل خواجہ خیر الدین نے کہا۔ "وہ ہمیں صرف یہ بتائیں کہ وہ اقتدار سے کب دستبردار ہو رہے ہیں۔"

حالیہ تحریک سول نافرمانی اگست میں شروع ہوئی تھی جب کہ اس سے ایک روز بعد ہی صدر ضیاء نے اعلان کیا کہ انتخابات مارچ ۸۵ء تک یا ممکن ہے اس سے پہلے کرا دیئے جائیں گے۔ ان کی مقرر کردہ مبہم سی تاریخ پر تنقید کے علاوہ پاکستانیوں کی اکثریت نے جنرل ضیاء کی اس ضد پر بھی اعتراضات کئے ہیں کہ پاکستان میں اسلام طرز جمہوریت قائم رہے گی جس میں مارکسسٹوں اور دہریوں کے لئے کوئی گنجائش نہیں ہے۔

اس وقت سے اب تک ایم آر ڈی احتجاجی سطح سے آگے بڑھ چکا ہے۔ دو ہفتے پہلے صوبہ سندھ میں لوکل کونسلوں کے انتخابات میں مداخلت اور حکومت کے خلاف مظاہروں میں تقریباً ۶ افراد ہلاک اور گیارہ کے قریب پولیس والے اور الیکشن کرانے والے ملازمین اغوا کئے جا چکے ہیں۔ کچھ ہی دنوں بعد پنجاب کے دارالحکومت لاہور میں سیاسی آزادی کی حمایت میں چار ہزار افراد نے مظاہرہ کیا۔ یہ پر امن مظاہرہ حکام کے لئے بہرحال پریشان کن تھا۔ سندھ سے باہر حکومت کے خلاف روایتی علاقے میں بڑے پیمانے پر مظاہرے کا یہ پہلا موقع تھا۔

صدر ضیاء اور حزب اختلاف میں بڑھتے ہوئے فاصلوں نے واشنگٹن میں متعلق لوگوں کو خفا کر دیا ہے۔ جو پاکستان کا احترام اس لئے کرتے ہیں کہ وہ علاقے میں روسی جارحیت کے خلاف ترپ کا اہم پتہ ہے۔

"پرانے اور اعتدال پسند رہنمائی کو جیل میں ڈالا گیا" واشنگٹن میں ایک امریکی افسر نے کہا "صدر ضیاء نے حالات کو ہاتھ سے نکل جانے کا موقع فراہم کیا ہے" بظاہر اعانت کے طور پر کہ صدر ضیاء دوسرے شاہ ایران نہ بن جائیں سنٹرل انٹیلیجنس ایجنسی (سی آئی اے) نے اپنا اثر کار پاکستان تک بڑھا دیا ہے۔ مغربی سراغ رساں ذرائع نے انکشاف کیا ہے کہ پچھلے ڈیڑھ سال سے قاہرہ میں کام کرنے والے امریکی کثیر تعداد میں اسلام آباد جا چکے ہیں۔

حالیہ بحرانوں کو کسی وسیلے سے حل کرنے کے امکانات ابھی تک موجود ہیں، یہی بات تو یہ ہے کہ دونوں طرف سے کسی بہترین حل کی امید کی جا رہی ہے۔ ضیاء سیاسی سرکشوں کو طاقت سے نہیں دبا سکتے کیونکہ ... دوسرے اعتدال پسند بھی ... مخالف ہو سکتے ہیں۔ حزب اختلاف کو ابھی ثابت کرنا ہے کہ وہ آبادی کے بڑے حصے کو متحرک کر سکتے ہیں لیکن پاکستانیوں کی اکثریت کے مطابق صدر ضیاء کو جب تک مجبور نہیں کر دیا جائے گا کہ وہ اقتدار کسی دوسرے کے حوالے نہیں کریں گے۔

مہنگا پا چوزا ---- آ گیا چوہا

نیو اورلینز ---- ایک امریکی عورت نے سرعت خوراک تیار کرنے والے ایک ریستوران کے خلاف دو لاکھ ۵۰ ہزار ڈالر ہرجانے کا دعویٰ دائر کر دیا ہے۔ این بیری گراکر نے اپنے عرضی دعویٰ میں الزام لگایا ہے کہ اس نے ریستوران میں ایک تلے ہوئے چوزے کا آرڈر دیا تو جب اس کے سامنے لایا گیا اور اس نے پہلا لقمہ توڑا تو وہ چوہا نکلا جس سے اسے سخت جانی اور ذہنی اذیت ہوئی، اس لئے وہ ہرجانے کی مستحق ہے۔

بدصورتی کا انعام

کن ساس (KANSAS) کے ٹیلیویژن پر خبریں نشر کرنے والی خاتون کو ملازمت سے برطرف کر دیا گیا۔ اس کا قصور صرف یہ تھا کہ وہ جاذب نظر نہیں تھیں۔ ان خاتون کا نام کرسٹین کرافٹ ہے۔ ان کے فرمانے کے مطابق صحافت کے وسیع تجربہ کی بناء پر ان کو ملازم رکھا گیا تھا مگر اب صرف صورت و شکل کی بناء پر انکو علیحدہ کر دیا گیا۔ کمپنی کے کہنے کے مطابق سامعین کی ایک زبردست تعداد صرف ان کی بدصورتی سے متنفر ہو چکی تھی۔

عدالت نے ان کو ۵۰۰،۰۰۰ (پانچ لاکھ) ہزار پونڈ کا ہرجانہ صنفی امتیاز برتنے کے الزام میں دلوایا۔

اسپین کا ایک سفاکانہ کھیل

اسپین میں ایک عجیب ظالمانہ کھیل کھیلا جاتا ہے۔ ایک ہنس کو سر بازار الٹا لٹکا دیتے ہیں اور ایک شہسوار تیزی سے دوڑتا ہوا آتا ہے اور اس ہنس کی گردن جسم سے توڑنے کی کوشش کرتا ہے۔ وہ کم از کم دس دفعہ کی کوششوں کے بعد اس عمل میں کامیاب ہوتا اور حیرت ہے کہ تماش بینوں کا ایک جم غفیر اس کھیل سے لطف اندوز ہوتا ہے۔

محمد علی کی علالت

باکسنگ کی دنیا کی تاریخ بنانے والے محمد علی کچھ عرصے سے علیل ہیں۔ ان کے مرض کا نام پارکنسنز بیان کیا گیا ہے۔ اس میں حرکت ہوتا ہے ... اور مسلسل کھانے سے ...

GOOD FOR BUSINESS, GOOD FOR CANADA.

کینیڈا میں ہر جگہ زیادہ سے زیادہ کمپنیاں نئی نوکریوں کی فراہمی میں کوشاں ہیں۔ اگر آپ اس خیال کے آجر ہیں کہ جس سے آپ کو فائدہ ہو اور دوسروں کو بھی تو ایمپلائمنٹ اینڈ امیگریشن کینیڈا، اپنے نئی نوکریاں کے پروگرام کے تحت آپ کی مدد کر سکتی ہے۔

موجودہ ۱۹ پروگراموں کو چار پروگراموں میں مجتمع کر دیا گیا ہے تاکہ ہر ایک با آسانی اس میں حصہ لے سکے۔ کینیڈا کا نظریہ "کام، رہنمائی، بے شمار نوکریاں، ترقی کے مواقع اور موجودہ بے روزگاریاں میں فوری طور پر کمی کرنا ہے اور مستقبل میں نوکریاں فراہم کرنے کا ذریعہ پیدا کرنا ہے۔

اس پروگرام کا مقصد کینیڈا کو بار آور بنانا، انفرادی طور پر ہر کمیونٹی کو فائدہ اور نوجوانوں میں خاص طور پر معذوروں کو نوکریاں کے ساتھ ساتھ تربیت فراہم کرنا ہے۔

اس پروگرام یا اس طرح کے دوسرے پروگراموں کیلئے جن سے آجر مستفید ہو سکتے ہیں، اپنے مقامی کینیڈا ایمپلائمنٹ سنٹر سے رجوع کریں۔

Employment and Immigration Canada
John Roberts, Minister

Emploi et Immigration Canada
John Roberts, Ministre

Canada

Publisher & Editor
SOHAIL AKHTAR
TEL. (416) 283-7255

پیغامبر

The Messenger

FORTNIGHTLY INDO-PAK NEWSPAPER

100 CARONIA SQUARE, SCARBOROUGH,
ONTARIO, CANADA M1B 2Z8

NOVEMBER 7, 1983

**O Prophet!
Strive against the
unbelievers and
the hypocrites,
and
be firm
against them.**

(At-Taubah: 9,73)

يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ جَاهِدِ الْكُفَّارَ وَالْمُنَافِقِينَ وَاغْلُظْ عَلَيْهِمْ

التوبة ۷۳

New announcement after talks with parties: Zia

RAWALPINDI: The President, General Mohammad Zia-ul-Haq said here that the dialogues with the defunct political parties leaders will be over within a month's time and after another two weeks he would make necessary announcement on the basis of these talks.

The President was informally talking to newsmen here at the newly constructed golf club house in the middle of the Ayub National Park, whose opening ceremony was performed by him.

When further asked about the definite date of completion of the dialogues and the ultimate announcement, the President replied that he could not say anything in this regard categorically yet, but the whole process would take about one and a half month.

The President said that before making the announcement, he would have consultations with his own team members. Asked if he will stick to his earlier schedule announcement of August 12, the President replied that he had given the programme after careful thinking and consideration but there is flexibility in it and it could be adjusted suitably.

Dakhni Well No. 2 drilling starts

ISLAMABAD: The Minister of Petroleum and Natural Resources, Maj.-Gen. (Retd) Rao Farman Ali Khan, has formally spudded in the Dakhni Well No. 2 of Oil and Gas Development Corporation.

President Zia-ul-Haq with Dr. Abdullah umar Naseef, Secretary-General, Rabita al-Alam-al-Islami, in Rawalpindi.

More parties meet Zia: Dialogue to continue

RAWALPINDI: A delegation of defunct Tehrik-i-Khaksar led by Khan Mohammad Ashraf Khan met President Mohammad Zia-ul-Haq here.

In the meeting which lasted about three-and-a-half hours, the plan announced by the President on August 12, and issues of national importance were discussed in detail.

The President was assisted by Mr. Ghulam Ishaq Khan, Minister for Finance, Raja Muhammad Zafar-ul-Haq, Minister for Information, Mr. Mehmud A. Haroon, Minister for Interior and Lt.-Gen. K.M. Arif.

Khan Mohammad Ashraf Khan was assisted by Al-Haj Mohammad Sarfraz Khan (Quetta), Raja Allah Dad Khan Shajra (Shikar Pur) Amir Habib Ullah Saadi (Faisalabad) and Khawaja Ghulam Qadir Sethi (Peshawar).

Later, addressing a Press conference at a local hotel, Khan Mohammad Ashraf Khan said the President had assured that elections could be held ahead of the schedule announced on August 12.

The Khaksar delegation had demanded elections at the latest by March 1984. In the course of parleys held in a frank atmosphere he told the President that the 1973 Constitution was not a sacred document. It could be amended in consonance with the Islamic tenets.

They criticised the MRD for preaching the gospel of violence.

The Tehrik leaders also demanded that legitimate rights of Sindhis should be restored to them to save them from exploitation by the vested interests. The Kaksar leaders told the President that Mr. Ghulam Mustafa Jatoi, a defunct PPP leader, after returning from the U.S. floated the rumour in Sind that his party had received "go-ahead" signal from the U.S. Government and "we shall again come to power".

The Khaksar leaders also demanded changes in Sind administration.

AHL-E-HADITH

A delegation of the defunct Jamiat Ahl-e-Hadith of Pakistan headed by Maulana Moeenuddin Lakhvi also met the President here.

The talks lasted for two-and-a-half hours.

Maulana Lakhvi said that he had urged President Zia-ul-Haq to immediately conduct the elections and amend his political formula.

Addressing a Press conference, he said that his party demanded simultaneous elections to the National and provincial Assemblies. The elections to the Assemblies on the same day would save time and many unnecessary problems, he said.

Maulana Lakhvi said that the elections should not be conducted on the party basis because this was against Islam. He said that the delegation suggested that the elections be organised by the Armed Forces and held under the supervision of the Judiciary.

PAGARA LEAGUE

Meanwhile a five-member delegation of the defunct PML (Pagara group) headed by Pir Sahib of Pagara met President Zia-ul-Haq.

The PML delegation, besides Pir Sahib, included Mr. Hasan A. Shaikh, Mr. Amanullah Khan Niazi, Mr. Irfan Ahmad Ansari and Mian Mohammad Iqbal.

The President was assisted in the talks by the Finance Minister, Mr. Ghulam Ishaq Khan, Minister for Information and Broadcasting, Raja Mohammad Zafar-ul-Haq, Railway Minister, Nawabzada Abdul Ghafoor Khan Hoti and Lt.-Gen. K.M. Arif.

Pir Sahib of Pagara said in Lahore that his party has presented a one-point programme to the Government at their talks with the President in Rawalpindi.

The one-point programme, he said, is the formation of a political government headed by the PML which will ensure full powers for the Judiciary, an independent Press, revival of political parties and the accountability of what had happened since 1971, which was overdue.

Pir Sahib told newsmen at a joint meeting of party workers and journalists at the Makhdoom House that PML has revised its earlier stand about giving powers to the President to amend the 1973 Constitution. He added that the PML delegation has now made it clear to the Government side that the job of amending the Constitution should be left to the elected Parliament.

The PML President disclosed that they have not only rejected the August 12 plan presented by the President, but had also rejected the Presidential form of Government, the formation of the Supreme Council and holding of elections under the proportional representation system.

He said they have further demanded that elections to the Provincial and National Assemblies be held simultaneously. Pir Sahib said that in addition to these demands, they have also asked for the dissolution of the Federal Majlis-i-Shoora before the elections.

He said that if the present Government insisted on holding the general elections on non-party basis, the PML will however participate but under protest.

He denied that any harsh language was used by any side during the dialogue and added that talks took place in an atmosphere of complete harmony and good taste, and everybody was in a lively and interesting mood. He said, "Although there was Bari Bat and Bara Khana, but without any result."

He explained that talks could not bear any results because the Government side had contended that they had yet to meet all other political parties to arrive at a consensus about holding the elections on party or non-party basis.

He told a correspondent that as the Government was yet to arrive at a decision, hence the question of failure of their talks did not arise. He further said that the Martial Law Government was also committed to hold accountability and added that elections would not be delayed.

Zia decorates U.S. envoy

RAWALPINDI: President Gen. Mohammad Zia-ul-Haq conferred Hilal-e-Pakistan on Mr. Ronald I. Spiers, the out-going Ambassador of the USA to Pakistan.

Conferring the award, the President appreciated the efforts made by Mr. Ronald I. Spiers for promoting friendly relations between Pakistan and the U. S. during his tenure in Pakistan.

Reciprocating, the U. S. outgoing Ambassador thanked the President for conferring the award, and said that it was a matter of great honour for him to receive this prestigious award.–APP.

Pakistan retain World Squash title

AUCKLAND: Pakistan retained their World Team Squash title here when they beat England 3-0 to end the championships without dropping a game.

The Pakistanis, spearheaded by Jehangir Khan and Qamar Zaman were always favourites to win.

Jahangir dropped seven points in the third game against Hiddy Jahan but said he was not worried.

Earlier Qamar Zaman accounted for Gawain Briars 9-3, 10-8, 1-9, 9-3.

Phil Kenyon offered little resistance to Pakistan No. 3 Maqsood Ahmed, losing 9-2, 9-1, 9-4.–Reuter.

Indira enticing Sindhis to join India

NEW DELHI: Indian Prime Minister Indira Gandhi inaugurated a World Sindhi Sammelan, convened by one of her party members of Indian Parliament who has candidly expressed his feelings that "the time is ripe for this part (Sind) of Pakistan to become a part of India so that the Sindhis of both Pakistan and India could co-habit and work for their common good."

An eight-page special supplement in English with a number of captions set in Sindhi language, issued on the occasion and circulated by English daily Indian Express in its fold, carried a detailed map of Sind with a caption "Jiya Sind Sada: Sukya Sata Baheen Sindhi". The supplement carrying the photographs of Indian President Giani Zail Singh and Prime Minister Mrs. Indira Gandhi splashed the views with a photograph of Acharya Bhagwandev, Congress (I) member of Lok Sabha and organiser of the Sindhi Sammelan.

According to the supplement, the conference aims at identifying problems faced by the Sindhi community and setting up a permanent centre for the community at Delhi.–APP.

Evidence of India backing Al-Zulfiqar

NEW DELHI: Janata Party leader Dr. Subramaniam Swamy has said in Bombay on his return from Pakistan that he found some substance in Pakistan President Zia-ul-Haq's charge of Indian interference in that country's internal affairs. He told newsmen that during his recent visit to Pakistan, General Zia had shown him some 'weighty evidence' which disturbed him more because Indian Government had not controverted the information so far although Pakistan had conveyed the information officially three months ago through Mr. Natwar Singh, Secretary, Indian External Affairs Ministry. This evidence also points to the possible shifting of Al-Zulfikar terriorist training centre to New Delhi, he added.

Dr. Swamy said General Zia's Government had gathered substantial evidence from the confessional statements by some of the arrested persons, which indicated that they were being backed by India. Besides, many who had links with the Al-Zulfikar movement were found to be holding Indian passports, he said.

In sharp contrast New Delhi had not been able to prove Pakistan's alleged interference in East Punjab's affairs apart from stating that a Pakistani envoy in London was attending Sikh gatherings, the Janata leader said.–APP.